بسم الله الرحمن الرحيم

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, the 23rd of October, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at 4.30 P.M. with Mr. Deputy Chairman (Makhdoom Muhammad Sajjad Hussain Qureshi), in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا
بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ
وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ
الَّذِیْۤ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ وَلِلّٰہِ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

(سورہ مجادلہ)

ایمان والو! تم جب کبھی کوئی مشورہ کرو تو یہ خیال رکھو کہ وہ مشورہ کسی فرد کو نقصان یا تکلیف پہنچانے یا معاشرے میں ظلم و بدی پھیلانے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے کے لئے نہ ہو بلکہ ہمیشہ لوگوں کی بھلائی اور نیکی اور پارسائی کے کاموں کی تدبیریں سوچو اور مشورے کرو اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کے حضور تمہیں ایک دن جمع ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے اور اسی کے لئے بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

POINT OF ORDER *RE*: FAULTY REPORTING

جناب احمد میاں سومرو : پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! رپورٹنگ کے متعلق عرض ہے کہ جو رپورٹنگ کی جاتی ہے وہ بالکل غلط کی جاتی ہے حالانکہ ان کے پاس ٹیپ ریکارڈر ہیں، ہمیں درست کرنے کے لیئے جب یہ مسودہ بھیجا جاتا ہے تو اس کا مضمون ہی مکمل طور پر دوسرا ہوتا ہے تاآنکہ ہم سارا دوبارہ ان کو لکھ کر دیں تب شاید وہ ٹھیک کر سکیں۔ مہربانی کر کے رپورٹنگ کو دیکھیں اگر وہ ٹھیک طرح ٹیپ ریکارڈر بھی سنیں تو یہ زحمت شاید ہم لوگوں کو نہیں ہوگی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کی مراد آپ کی تقاریر سے ہے؟

جناب احمد میاں سومرو : ہاں جو ہم وقتاً فوقتاً تقاریر کرتے ہیں یا کوئی بھی پوائنٹ اٹھاتے ہیں تو وہ رپورٹ کرتے ہیں اور پھر ہمیں دیکھنے کے لئے بھیجتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : دفتر نوٹ کر لے

FATEHA

ملک فرید اللہ خان : جناب والا! کارروائی شروع ہونے سے پہلے میں استدعا کروں گا اپنے ممبران سے کہ سانحہ دھرم پانی مظفر آباد اور ڈھوک کھبہ کے مقتولین کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

انجینیئر سید محمد فضل آغا : جناب چیئرمین! میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ اجلاس کی کارروائی سے پہلے جناب ڈپٹی چیئرمین سینٹ مخدوم محمد سجاد حسین قریشی صاحب کی اہلیہ کے لئے جو پچھلے دنوں وفات پاگئی تھیں قاضی صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اجتماعی دعائے مغفرت فرمائیں۔

ایک معزز رکن : پروفیسر خورشید صاحب کے برادر عزیز بھی انتقال فرما گئے ہیں ان کے حق میں بھی اجتماعی دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

قاضی حسین احمد : اسی ہفتے جن دو طالب علموں کا قتل ہوا ہے ان کے لیئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

مولانا کوثر نیازی : جتنے مسلمان فوت ہوئے ہیں ان سب کے لیئے دعائے مغفرت کی جائے۔

میر نبی بخش زہری : بلوچستان میں جو بھی اس زمانے میں وفات پا گئے ہیں ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

(قاضی عبداللطیف صاحب نے دعائے مغفرت فرمائی)

OATH-TAKING

جناب ڈپٹی چیئرمین : نئے رکن سینٹ جناب وسیم سجاد صاحب تشریف لا کر حلف اٹھائیں۔

(جناب وسیم سجاد نے بطور رکن سینٹ حلف اٹھایا)

(جناب ڈپٹی چیئرمین نے ان سے حلف لیا)

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: In pursuance of sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1973, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the October, 1985 Session of the Senate of Pakistan:

(1) Mr. Fida Muhammad Khan.

(2) Mr. Zulfiqar Ali Chishti.

(3) Mr. Hasan A. Shaikh.

میر نبی بخش زہری : پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! ابھی آپ کے توسط سے ایک نئے ممبر صاحب نے حلف وفاداری اٹھایا ہے تو حلف میں لکھا ہوا ہے کہ ہم اس قانون کے وفادار رہیں گے اور ملک کی سالمیت اور بقا کے لیے خدمت کریں گے۔ جہاں تک کہ آئین کا سوال ہے، جناب اس کے لیے ایک رولنگ دے دیں کہ آئین کے خلاف جو ترمیم ہم کر رہے ہیں آیا یہ جائز بات ہے ہمارے حلف نامے کے خلاف ہے یا ہم صحیح کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کے متعلق آپ بخوبی واقف ہیں کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ آئین کی حدود کے اندر کر رہے ہیں اور فاضل ممبر اس سے بخوبی واقف ہیں رخصت کی درخواستیں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین : سردار محمد یوسف خان صاحب ساسولی رکن کے چھوٹے بھائی سخت علیل ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۵ء سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور کی جاتی ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب احمد میاں سومرو : جناب والا وقفہ سوالات آج نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کے ہاں ایک کنونیشن بن گیا ہے کہ پہلے سیشن میں پہلے دن وقفہ سوالات جو ہوتا ہے وہ عام طور پر نہیں ہوتا۔ اب جب دوسری تاریخ آئے گی اس پر وقفہ سوالات باقاعدگی کے ساتھ ہوگا۔ فاضل ممبر صاحب کی خدمت میں میں یہ گذارش کرونگا۔ وہ خود اس چیئر سے بخوبی واقف ہیں کہ پہلے بھی اسی طرح پچھلے سیشنوں میں ہوتا رہا ہے۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : جناب والا سردار غضنفر حیات خان نے کسی سے کہا تھا کہ میری طرف سے رخصت کی درخواست دینا لیکن میرے خیال میں وہ درخواست نہیں آئی ہوگی یا دفتر کو پتہ نہیں۔ وہ لندن علاج کے لیے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سردار غضنفر حیات خان صاحب بغرض علاج لندن تشریف لے گئے ہیں ان کی رخصت کی درخواست اگر نہ بھی ہو، آپ کا فرمان بالکل درست ہے کیا ان کی درخواست رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTION *RE*: FAILURE IN PROVIDING A SUI GAS CONNECTION

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ میں نے مورخہ ۳ جون ۱۹۸۵ء کو انڈس گیس کمپنی کو فیس کنکشن مبلغ ۱۲۶۵ روپے بنک میں جمع کروائے اور باقاعدہ نقشہ بھی منظور ہوا، یہ کنکشن کی درخواست اپنے ذاتی مکان کے لئے جہاں میں رہائش رکھتا ہوں دی گئی تھی، مگر تاحال میرے گھر میں کنکشن کی منظوری نہیں ہوئی۔ اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب میں یہ عرض کرونگا یہ تو

مجموعی صورت حال ہے کہ ممبروں کے ساتھ ایسا سلوک ہے لیکن میں اس لئے تحریک استحقاق پیش نہیں کر رہا ہوں کہ یہ میرا مسئلہ ہے لیکن اور جو عوام کا غریب طبقہ ہے محنت کش طبقہ ہے یا ملازم طبقہ ہے وہ پیسے جمع کرتا ہے اور بڑی آرزوں اور تمناؤں کے ساتھ وہ یہ حق رکھتا ہے کہ وہ ہم سے اپنے کچھ حقوق حاصل کرے لیکن ان کو بھی یہ حالات درپیش ہیں۔ اس کنکشن کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ یا تو وہ سینٹ کا ممبر ہو، یا صوبائی اسمبلی کا ممبر ہو، یا ایم این اے ہو ان کا یہ حال ہے تو عام لوگ جو ہیں وہ جوانی میں درخواست دیں تو بڑھاپے میں ان کو کنکشن ملے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : گورنمنٹ سائڈ سے کوئی clarification ہے؟

جناب اقبال احمد خان : جناب چیئرمین! بدقسمتی سے منسٹر انچارج ہاؤس میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن میں اسے ٹیکنیکل گراونڈ پر اپوز کرتا ہوں کیونکہ رول ۵۹ پریولیج موشن کو ڈیل کرتا ہے۔

Rule 59 reads as under:

"The right to raise a question of privilege shall be governed by the following conditions, namely :–

(i) not more than one question shall be raised by the same member at the same sitting;

یہ applicable نہیں ہے۔

(ii) the question shall relate to a specific matter and shall be raised at the earliest opportunity;

(iii) the matter shall be such as requires the intervention of the Senate; and

جناب والا! سوئی ناردرن گیس کمپنی کو انہوں نے کنکشن کے لئے کوئی درخواست دی ہے سینٹ اس مسئلے میں دخل نہیں دے سکتی۔ اس لیے میں یہ عرض کرونگا کہ یہ ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

which requires intervention of this honourable House, therefore, I oppose it and this is not admissible and it should be ruled out.

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : جناب عالی وزیر محترم ٹھیک فرما رہے ہیں اور

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

اپنا دفاع تو وہ کرتے ہیں۔ لیکن ہم بھی اپنا حق بحیثیت ایک مسلمان کے اور بحیثیت ایک پاکستانی کے رکھتے ہیں کیونکہ ہم اس ملک کے باشندے ہیں اور میں نے اڑوس پڑوس میں ان لوگوں کو سب سے پہلے کنکشن دلائے۔ اس کے بعد پھر میں نے درخواست دی۔ خدا گواہ ہے۔ ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ آپ عجیب ممبر ہیں آپ پہلے ہمارے کنکشن دلوائیں اور بعد میں اپنا لیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے یہ ہے مساوات۔ میں نے اس آفیسر سے یہ request کی کہ یہ لگائیں تو اس نے کہا کہ ہم تو ذمہ دار نہیں ہیں جب وقت آئے گا تو ہم لگائیں گے۔ اس نے میرے ساتھ سخت تلخ کلامی کی۔ پھر بھی میں نے اس سے request کی آپ میرے سے تلخ کلامی کرنے کا حق نہیں رکھتے لیکن پھر بھی میرا جو استحقاق ہے جو فریاد ہے وہ میں نے اس ایوان میں اس لئے پیش کی کہ سینٹ کے ممبروں کے ساتھ یہ حالات ہیں اگر آپ کہیں تو میں نوکر شاہی اور افسر شاہی کا ثبوت پیش کرنے کے لئے تیار ہوں اس ایوان میں بھی اور اللہ کی عدالت میں بھی تیار ہونگا۔

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! معزز سینیٹر نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ میں متعلقہ منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کر دونگا وہ ان کی شکایت کو متعلقہ محکمے تک پہنچا کر ان کو متنبہ کریں گے کہ آئندہ کسی معزز رکن کے ساتھ وہ بدتمیزی سے پیش نہ آئیں۔ البتہ اس موشن کے اندر انہوں نے اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ان کی جو شکایت ہے وہ پہنچا دی جائے گی اور آئندہ ایسا سانحہ وقوع پذیر نہیں ہونے دیا جائے گا۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : اس کے بعد میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اپنی اس ایوان میں پیش کردوں۔ چونکہ آپ نے اس کی وضاحت کر دی ہے کہ آئندہ ایسے نہیں ہوگا۔ تو میں اس پر اصرار نہیں کرتا۔

Mr. Deputy Chairman: Motion is not pressed.

PRIVILEGE MOTION *RE*: FAILURE OF THE GOVT. TO FURTHER AMEND THE MEMBERS OF PARLIAMENT (SALARIES AND ALLOWANCES) ACT, 1974

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, this House do discuss a matter of breach of privilege of this House in the failure of the

Minister for Justice and Parliamentary Affairs to implement his assurance given in this House in the 2nd Session of the Senate to move an amendment to the Members of the Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974, as amended by Amendment Act, 1985 so as to remove the ambiguities and irregularities therein particularly in Clause 14A inserted by the Amendment Act, 1985.

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! یہ درست ہے کہ میں نے اس معزز ایوان کے اندر یہ گذارش کی تھی کہ جو سیلری ایکٹ دو تین پاس ہوئے ہیں ان میں کچھ ڈرافٹنگ کی غلطیاں ماضی سے چلی آ رہی تھیں اور میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان سب کی چھان پھٹک کرنے کے بعد مناسب ترمیمی بل پیش کر دیا جائے گا۔ میں یہ عرض کرونگا کہ گذشتہ دو مہینے میں کسی اور اہم لیجسلیٹو بزنس میں مصروفیت کی وجہ سے یہ جو بل تھا پیش نہیں کیا جا سکا۔ میں ان کو پھر یہ یقین دلاتا ہوں کہ جونہی ہمارے پاس اس وقت جو بزنس ہے اور مارشل لاء کے متعلق جو دوسرے قوانین بنانے ضروری ہیں ان سے فراغت حاصل ہوتی ہے تو ترمیمی بل ان کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ ویسے میں یہ عرض کرونگا کہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ہو سکتا ہے کہ میری یادداشت میں کوئی غلطی ہو، میں نے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ اگلے سیشن میں پیش کر دونگا۔ میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کی درستگی کی جائے گی اور آج میں پھر ان کو یہ یقین دلاتا ہوں یہ تین ہیں ان سب کی پورے طریقے سے سٹڈی کرنے کے بعد اس کے علاوہ جس سیکشن کا انہوں نے حوالہ دیا ہے اس کے علاوہ جو اور بھی ان میں خامیاں ہونگی ان کو دور کر کے آپ کی خدمت میں منظوری کے لئے وہ بل پیش کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد میں ان سے یہ عرض کرونگا کہ میری اس گزارش کے بعد وہ اپنی موشن پر زور نہ دیں۔ میں ان کا شکرگزار ہونگا۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: I do not press the motion but hope you will do it in this Session.

جناب اقبال احمد خان: میں پھر ان سے یہ عرض کرنا چاہونگا اس سیشن کے بعد سینٹ میں پولیٹیکل ایکٹ آئے گا کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگلے سیشن میں، میں اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ اس کے بعد انشاءاللہ۔

Mr. Deputy Chairman: At the earliest opportunity.

PRIVILEGE MOTION *RE*: FAILURE OF GOVT. IN APPROACHING THE BRITISH GOVT. IN RESPECT OF ISLAMIC ZABIHA (SLAUGHTER) OF ANIMALS

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میری تحریک کا متن یہ ہے میں نے سینٹ کے اگست کے سیشن میں اپنی تحریک التوا نمبر ۲۷ کے ذریعے سے حکومت پاکستان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی تھی کہ اخبارات کی اطلاعات کے مطابق حکومت برطانیہ ایک رپورٹ کے نتیجے میں مسلمانوں کے حلال ذبیحے پر پابندی لگانے کے مسئلے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے، چونکہ اس اقدام کے نتیجے میں لاکھوں پاکستانی متاثر ہونگے، اس لیے حکومت اپنے سفارت خانے کے ذریعے برطانوی حکومت کو اس اقدام سے باز رکھنے کی کوشش کرے، وزیر مملکت برائے امور خارجہ جناب زین نورانی نے اس تحریک کی تکنیکی بنیاد پر مخالفت کی تھی مگر اس کے ساتھ ایوان کو یقین دلایا تھا کہ حکومت اس سلسلے میں اپنے سفارت خانے کے ذریعے سے برطانوی حکومت کے ساتھ رابطہ قائم کریگی مگر مجھے ایک ہی دو روز پہلے لندن کی بعض مسلم پاکستانی تنظیموں کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے، کہ جب ان کے عہدیداروں نے پاکستانی سفارتخانوں سے معلومات حاصل کیں تو انہیں پتہ چلا کہ اس یقین دہانی کو دو ماہ سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود حکومت پاکستان نے ابھی تک اس سلسلے میں اپنے سفارت خانے کو کوئی ہدایات جاری نہیں کیں، حالانکہ اس طرح کی کوئی بھی کارروائی ۳۱ راکتوبر کے بعد عبث ثابت ہوگی کیونکہ حکومت برطانیہ اس کے فوراً بعد اپنے فیصلے کا اعلان کر دے گی، اس معزز ایوان میں وزیر موصوف کا واضح یقین دہانی کے بعد حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں کسی کارروائی کے نہ ہونے سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان اس مسئلے پر بحث کرے۔

جناب والا! جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے یہ self explanatory ہے حکومت پاکستان سے ہم یہ توقع نہیں کر رہے ہے کہ وہ اس مسئلے پر حکومت

برطانیہ سے مقاطعہ کرے لیکن کم سے کم polite language میں وہ ضرور ایسا کر سکتی تھی کہ حکومت برطانیہ کو خط کے ذریعے سے وہ اس مسئلے پر متوجہ کرتی اور اسکو خاص طور پر Universal declaration of human rights کے تحت اور یو۔این۔او کی جنرل اسمبلی کی اس قرارداد کے تحت جو ۲۵ نومبر ۸۱ء کو منظور ہوئی تھی اور جسکا نام

Declaration on the Elimination of all Forms of Intolerance and Discrimination.

تھا متوجہ کر سکتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ (O.I.C.) کے رکن ممالک کو بھی یہ کہا جا سکتا تھا کہ وہ اس سلسلے میں اپنا Diplomatic اثر استعمال کر کے وہاں کے مسلمانوں کے اس مذہبی مسئلے میں حکومت برطانیہ کو مداخلت کرنے سے باز رکھے۔

جناب والا! ہماری حکومت نے اوورسیز پاکستانیز کے لئے باقاعدہ منسٹری قائم کر رکھی ہے اور برطانیہ میں اس وقت کم و بیش چار یا پانچ لاکھ پاکستانی مسلمان آباد ہیں اور اگر انہیں انکے اس جائز مذہبی حق سے محروم کر دیا گیا اور ہم نے اس مرحلے پر مداخلت کر کے ان کے اس حق کے بازیاب ہونے میں مدد نہ کی تو یہ ہماری طرف سے مجرمانہ غفلت ہو گی۔ اسلئے جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کو اس کا نوٹس لینا چاہیے اور حکومت نے جو اس ایوان کو یقین دہانی کرائی تھی اس پر عمل نہ کرنے کی اس سے باز پرس ہونی چاہیے۔

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Chairman, on behalf of the Foreign Minister, Sir, I would oppose the Privilege Motion of the honourable Senator on the ground that it is not based on correct premise. Firstly I like to refer to the Adjournment Motion No. 27 of 21st August, 1985 to which the honourable Senator has drawn the attention of this Senate. At that time, Sir, when this issue was raised by the honouralbe Senator, the Minister of State for Foreign Affairs did not say that Pakistan would establish contact with the British Government on the subject. What he actually stated was and I quote from the record; He said, "we had requested our Embassy in London to provide the relevant material in order to establish facts of the case". The Minister of State had pointed out that the issue arose

[Dr. Mahbubul Haq]

from the recommendations of an Official Committee in the UK which affects the members of the Muslim and Jewish Community both local and imigrant and that it did not affect Pakistan alone. He had expressed the hope that Muslim Organizations in UK would take up the matter with the British Government to forestall........

(Interruption)

جناب حاجی محمد عمر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر، جناب والا! سوالات تو اُردو میں ہو رہے تھے لیکن جواب انگریزی میں دیا جا رہا ہے۔ ان کو چاہئے کہ ذرا اُردو میں بات کریں، یا اُردو سیکھیں، یا اُردو میں تحریر کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ نے صحیح فرمایا ہے لیکن اُردو اور انگریزی دونوں کی اجازت ہے۔

Dr. Mahbubul Haq: I will greatly appreciate if the honourable Senator will use earphone. I was saying, Sir, the Minister of State at that time had expressed the hope that Muslim Organizations in UK would take up the matter with the British Government.

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں محترم ممبر صاحب کی خدمت میں گزارش کرونگا کہ اس کا ترجمہ اُردو میں ساتھ ساتھ ہو رہا ہے وہ ائرفون کو لگا لیں ---- (مداخلت)

Dr. Mahbubul Haq: And that translation will be for better than my Urdu, so the honourable Member should hear from it. Sir, Minister of State had extended at that time an assurance to the Senate that Pakistan Embassy in London would provide any assistance which might be required by the Pakistani Community in this regard. Let me now assure the honourable Senator and the Senate that the issue has been resolved as per the information we have received by now in response to the instructions that the Ministry of Foreign Affairs gave to the Pakistan Embassy in London. They took up the matter and they have informed us that the Farm Animal Welfare Council of UK, which is an independent advisory body had examined the *ritual* slaughter of animals by Jewish and Muslim Communities in six slaughter houses and they had passed some very adverse remarks and they had made recommendations that restrictions should be put on this kind of slaughter houses, and that the ritual slaughter in this manner should be stopped.

Subsequently, a Private Bill was moved in the House of Commons proposing amendments in the existing Laws governing slaughter of animals. Fortunately, this Private Bill was defeated in the House of Commons. As such, at present, there is no further amendment which is pending before the British Parliament. So, as I stated the effort that was made by a Private advisory body, the Farm Animal Welfare Council of UK—to try to put restrictions on *ritual* slaughter of animals by the Muslims and a Private Bill that was moved in this connection in the House of Commons did not succeed and it has been defeated. If the issue arises again, I can assure the Senate and the honourable Senator that we will be ready from the Foreign Office to give all possible assistance to the Muslim Community to see that these restrictions are not put. At the moment the issue no longer remains and I think as such the Privilege Motion is no longer valid.

مولانا کوثر نیازی: جناب عالی! تحریک استحقاق پر چندانا زور دینے کی ضرورت نہیں میں ان سے صرف اتنی گزارش کرونگا کہ وہ رپورٹ اس وقت حکومت برطانیہ کے زیر غور ہے اور اس پر فیصلہ جب صادر ہوگا تو پھر برٹش پارلیمنٹ میں قانون سازی کا مرحلہ آئیگا اور یہی وقت ہے کہ حکومت برطانیہ سے ہمارا سفارتخانہ رابطہ قائم کرے اور یہ کہیں کہ اس رپورٹ کو اگر implement کیا گیا تو اسکے نتیجے میں مسلمانوں کے مذہبی حقوق میں مداخلت ہوگی۔ صرف اتنی گزارش ہے شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Chairman, Sir, so far as we have been informed by our Embassy in London, this whole issue was moved through a Private Bill in the House of Commons which was defeated. If there is any further consideration by the British Government, we shall certainly convey our concern through the Foreign Office but as far as we are aware this issue is not pending before the British Parliament nor we feel at this moment that it is likely to be taken up again.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! اس میں ایک گزارش ہے کہ میرے پاس لندن کے مسلمانوں کا religious میگزین ہے "impact" اس کا تازہ issue موجود ہے اس میں latest situation بیان کی گئی ہے میں وہ محترم ڈاکٹر صاحب کے نذر کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس میں بیان کردہ حقائق کے بعد وہ اپنی معلومات پر نظر ثانی کریں گے اور اگر وہ اس میں وزن پائیں تو اس مرحلے پر پاکستانی سفارت خانے کو کسی مداخلت کی ہدایت کریں ۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس میں کوتاہی نہیں کریں گے ۔

Dr. Mahbubul Haq: That we will consider, Sir.

Mr. Deputy Chairman: There is no point of order. It is ruled out. Now we come to adjournment motions.

قاضی حسین احمد : جناب والا ! پوائنٹ آف آرڈر ۔ ایک تحریک استحقاق میں نے سیشن شروع ہونے سے پہلے دی تھی ۔ میں اسے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ نے کب دی تھی ؟

قاضی حسین احمد : جناب والا ! میں نے سیشن کے شروع ہونے سے پہلے دی تھی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے ۔ یہ process ہونے کے بعد آ جائے گی ۔

قاضی حسین احمد : جناب والا ! یہ آج ہی کی کارروائی سے متعلق ہے پھر اس کے بعد موقع نہیں رہے گا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر اتنی ضروری تھی تو وقت پر دیتے ۔

قاضی حسین احمد : میں نے وقت پر ہی دی ہے ۔ سیشن شروع ہونے سے پہلے دی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : منسٹر کو اس کا نوٹس دینا پڑے گا ۔

قاضی حسین احمد: مجھے پڑھ لینے دیجئے، پھر آپ جو چاہیں کریں۔ میرا یہ حق ہے کہ میں اسے پیش کروں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے آپ پڑھیں۔

PRIVILEGE MOTION *RE*: FAILURE OF GOVT. IN INTRODUCING THE BILL OF POLITICAL PARTIES

قاضی حسین احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سینیٹ کے پہلے باقاعدہ اجلاس میں وزیراعظم نے اپنی تقریر میں واضح یقین دہانی کرائی تھی کہ سیاسی جماعتوں کے قانون کو اولیت دی جائے گی۔ اس غرض کے لیے قومی اسمبلی اور سینیٹ کی الگ الگ کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ ان کی رپورٹیں پیش ہوئیں۔ ان پر بحث کی گئی لیکن یہ امر باعث حیرت ہے کہ سیاسی جماعتوں کے قانون کی بجائے مارشل لاء کے اٹھائے جانے کو اس ترمیمی بل کے ساتھ وابستہ کیا جا رہا ہے۔ یہ سینیٹ میں میری تحریک استحقاق کے جواب میں وزیراعظم کی طرف سے دی گئی واضح یقین دہانی کے خلاف ہے جس سے سینیٹ کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

اس بے وعدے کے مطابق سیاسی جماعتوں کا قانون سینیٹ کے سامنے پیش کر دیا جائے اور مارشل لاء کو فوری طور پر اٹھا دیا جائے۔ جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں اس کی کچھ وضاحت کروں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی فرمائیے۔

جناب اقبال احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! معزز سینیٹر صاحب نے یہ تحریک استحقاق جو پیش کی ہے اس میں انہوں نے پرائم منسٹر کی تقریر کے حوالہ جات دیئے ہیں پہلے وہ سٹیٹمنٹ منگوا کر دیکھ لی جائے۔ پھر اس کو اگلی میٹنگ میں لے لیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کو اس کی وضاحت کا موقع ملے گا۔ آپ نے تحریک تو پیش کر دی ہے یہ درست ہے۔

مولانا سمیع الحق : جناب والا! یہ نظام کار جو ہمیں ملا ہے اس میں اس بل کا کہیں ذکر نہیں ہے جو ہم نے پچھلے اجلاس میں شریعت بل کے عنوان سے پیش کیا تھا۔ میں آپ کی توجہ رول ۲۰۹ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! انہوں نے جس بل کا ذکر کیا ہے وہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کو پیش ہوا تھا۔ اور جو بل پرائیویٹ ممبرز ڈے میں پیش کیا جاتا ہے اس کا ذکر پرائیویٹ ممبرز ڈے میں ہی آئے گا۔ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے نہیں ہے۔ اگر پرائیویٹ ممبرز ڈے کے نظام کار میں کوئی چیز اس بل کے متعلق نہ ہو تو اس وقت یہ اعتراض اٹھا سکتے ہیں۔ چونکہ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے نہیں ہے اس لیئے آج کے نظام کار میں صرف گورنمنٹ بزنس آئے گا۔ اس لیے ان کا پوائنٹ آف آرڈر درست نہیں ہے۔ جب پرائیویٹ ممبرز ڈے آئے گا تو اس دن جب یہ اظہار خیال فرمائیں تو پھر اس کی وضاحت ہو سکے گی۔

مولانا سمیع الحق : اس کی پوری کارروائی ہمارے پاس آئی ہے۔ جب تیس دن کے بعد اس کی رپورٹ نہیں آئی تو اسے نظام کار میں شامل کرنا چاہیے تھا۔ آپ ایجنڈے میں یہ شامل کر دیتے کہ فلاں دن پرائیویٹ ممبرز ڈے ہو گا اور اس میں یہ شریعت بل آئے گا۔ تب بھی ہم مطمئن ہو جاتے۔ اس کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب والا! انہوں نے جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے۔ اس کے لیے ملاحظہ فرمائیں۔

Rule 209(2)–A point of order may be raised in relation to the bisiness before the Senate at the moment.

Provided that the Chairman may permit a Member to raise a point of order during the interval between the termination of one item of business and the commencement of another if it relates to the maintenance of order in, or arrangement of business before, the Senate.

The submission is that this does not relate to the business before the House at the moment. Now, the honourable Member shall have the right to raise it when the private Members day comes. Thank you Sir.

قاضی حسین احمد : رول سن لیجئے آپ :

83(1) When a Bill has been received back from the Standing Committee, or when the time fixed for the Standing Committee to send it back has expired, the Secretary shall cause copies of the Bill as introduced, together with modifications, if any, recommended by the Standing Committee, to be supplied to each member within seven days after the receipt back or, as the case may be, expiry of time and shall set down the Bill on the Orders of the Day for a day meant for Government business or on a day meant for private Members' business according as the Bill is a Government Bill or a private Member's Bill for a motion under Rule 84.

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ ایک مہینہ جب گزر گیا ایکسپائر ہو گیا سٹینڈنگ کمیٹی والا اس کے بعد یہ سیکریٹریٹ کا فرض تھا کہ تمام ممبران کو وہ سرکولیٹ کر دے۔ انہوں نے سرکولیٹ بھی نہیں کیا اور پھر پرائیویٹ ممبرز ڈے کیلئے جو ہمارے پاس قراردادیں انہوں نے دی ہیں ان قراردادوں میں اس کا ذکر بھی نہیں ہے (پرائیویٹ ممبرز ڈے کا) ہمارے پاس نظام کار آج آچکا ہے۔ اس میں بھی اس کا ذکر نہیں ہے۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, it is very clear from Rule 83 itself and the honourable Member has himself read that portion that "after the receipt back or, as the case may be, expiry of time and shall set down the Bill on the Orders of the day for a day meant for Government business or on a day meant for private members' business according as the Bill is a Government Bill or a private member's Bill." So on the private member's day, it will come on the private Member's Bill, and only then it can be raised. Now, today it cannot be raised because that is not the matter before the honourable House at the moment.

قاضی حسین احمد: یہ جناب سات دن کے اندر اندر لکھا ہوا ہے۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: That is a separate matter. There are clear instructions that what is a point of order. I would humbly submit that Rule 209(2) is very clear that a point of order on a given day can be raised about the business only which is before the House.

قاضی حسین احمد: میں عرض کروں گا کہ اس پورے مسئلے اور بحث سے ہم نکل سکتے ہیں اگر وزیر قانون یقین دہانی کرادیں کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر یہ بل introduce ہو جائے گا۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, under Rule 209(2), only business which is before the Senate at that moment can be discussed. The private members' Bills cannot come up even if they are not being included in the Bill which are coming forth. They can only raise the objection when the day comes; I would request you to take not of Rule 209(2) and give your decision on it.

مولانا سمیع الحق: جناب میں عرض کروں گا کہ میں ان کے اعتراض کو مان لیتا ان کے ارشاد کو مان لیتا اگر صرف آج کے دن کا ایجنڈا ہمارے سامنے ہوتا۔ ہمارے سامنے سارے قواعد سارے دنوں کے لئے طریقہ کار رکھ دیئے گئے ہیں اس سے صاف واضح ہوگیا ہے کہ صرف آج کا نہیں بلکہ پورے سیشن میں اس کا نام ہی نہیں لیا جائے گا۔

جناب مقبول احمد: جناب یہ جو پرائیویٹ ممبر ڈے ہے اس کے سلسلے میں یہ اگر پڑھیں اس میں دیا ہوا ہے کہ پرائیویٹ ممبر ڈے کے دن،

It was introduced on the 13th July, 1985, as referred to the Standing Committee concerned : اور یہ ہے کہ the enforcement of Shariah in the country.

یہ پرائیویٹ ممبر ڈے کو ہی آسکتا ہے اور اس میں مینشن ہے لسٹ میں لکھا ہوا ہے کہ جب پرائیویٹ ڈے ہوگا تو اس دن اگر نہیں آئے گا تو پھر مولانا صاحب یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج نہیں ہے کمیٹی extention بھی مانگ سکتی ہے۔

مولانا سمیع الحق: جناب والا! میں آپ کی توجہ قاعدہ ۱۶۴ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں اس میں صاف لکھا ہے قاعدہ ۱۶۴ ا کہ جہاں سینٹ نے کوئی رپورٹ پیش کرنے کیلئے کوئی مدت مقرر نہ کی ہو جیسا کہ جس وقت شریعت بل ایڈمٹ ہوا تو اس کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی تو کوئی کمیٹی اس تاریخ سے تیس دن

کے اندر اندر رپورٹ پیش کرے گی۔ تقریباً تین مہینے ہو گئے ہیں اور اس کمیٹی کے لئے جب وقت متعین نہیں کیا گیا تو رپورٹ پیش کرنی چاہیے تھی۔ اب اس کو رپورٹ پیش کرنے کا حق ہی نہیں ہے۔ اب صورت یہی ہے کہ وہ بل براہ راست قاعدہ ۸۳ کے تحت حکومت کی طرف سے ایوان میں آ جائے۔ اب اس قائمہ کمیٹی کا وقت ہی گزر چکا ہے۔ کیونکہ تیس دن کے اندر اندر اسے رپورٹ پیش کرنا چاہیے تھی۔ اور ۹۰ دن تک تو وہ مقرر نہ ہوئی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں مولانا کی خدمت میں با ادب گزارش کروں گا کہ ہر چیز کا ایک طریقہ کار اور ایک طریقہ ہوتا ہے اس موقع پر ان کا یہ پوائنٹ آف آرڈر جو ہے وہ اس وقت میرے خیال میں نظام اوقات، ٹائم ٹیبل جو مقرر کیا گیا ہے اس کے مطابق نہیں ہے وہ پرائیویٹ ممبرز ڈے والے دن اس بات کو raise کر سکتے ہیں۔ I rule it out of order

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! یہ جو تقابلی کارروائی ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے اور یہ موجودہ آٹھویں ترمیمی بل کے متعلق ہے اس کے اندر جو آخری بل وہاں پاس کیا گیا ہے وہ اس کے اندر درج نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے جو مسودات تھے وہ اس کے اندر درج ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ یہ اردو میں بھی نہیں پیش کیا گیا ہندوستان کے آئین کے ساتھ بھی اس کا تقابل کیا گیا ہے اور دفعات بھی دیئے گئے ہیں اور موجودہ ۱۹۷۳ء کے آئین کی دفعات بھی دی گئی ہیں اور جو مسودہ انہوں نے پیش کرنا تھا وہ بھی دیا گیا ہے لیکن آخری سمجھوتے کے بعد جو ہوا ہے وہ غالباً اس کے اندر نہیں ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کا پیش کرنا بے فائدہ اور بے سود ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! ان کے ترمیم کئے ہوئے کو پیش کیا جانا ضروری نہیں تھا یہ ایک تقابلی مطالعہ ہے جس سلسلے میں وہ فاضل اراکین کے استفادہ کے لئے ہے کہ وہ اس امنڈمنٹ بل کے لئے تیاری کے بارے میں ان سے استفادہ کر سکیں اور جہاں تک فائنل کا تعلق ہے کہ کیا کس صورت میں نیشنل اسمبلی نے بل پاس کیا ہے وہ آج فاضل ممبران صاحب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

جناب اقبال احمد خان: ویسے جناب میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ کالم اس کا ملاحظہ فرمائیں یہ چونکہ اس بات کا مطالبہ اراکین کی طرف سے کیا گیا تھا کہ ہمیں تقابلی سٹیٹمنٹ دی جائے ہم مقابلہ کر سکیں تو ہم نے اپنے تئیں جو سٹیٹمنٹ تیار کر کے ان کی خدمت میں پیش کی ہے اور اس کا کالم نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں اس میں لکھا ہے۔ The amendment Bill passed by the National Assembly.

اور وہ جو پاس ہوا ہے وہ سارا اس کے اندر دیا ہوا ہے اور یہ ان کی سہولت کے لئے ہے سٹڈی کے لئے ہے جہاں تک اردو ترجمہ کا تعلق ہے کوشش کریں گے کہ اگر ہم سے ممکن ہو سکا تو اس کا ترجمہ بھی ایک دو دن کے اندر ان کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحاریک التواء محترم مولانا کوثر نیازی۔ نمبر ۲۔

مولانا کوثر نیازی: یہ ڈاکٹروں سے متعلق ہے جناب والا یا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں۔ یہ ہے۔

On the increase of prices of consumer's goods.....

مولانا کوثر نیازی: ٹھیک ہے اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ہماری گذارش کو درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ ہم نے گذارش کی تھی کہ غریب ڈاکٹروں پر بہت ناروا تشدد ہو رہا ہے اور ملک میں ایک ہنگامہ برپا ہے اور وہ تحریک التواء اگر آپ لے آتے آپ کی discretion تھی تو کم سے کم ممکن ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی مداخلت پر یہ مسئلہ defuse ہو جاتا۔ لیکن آپ نے اس کی بجائے ایک ایسے مسئلے کو آج ------- ار مداخلت

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ بھی آپ ہی کا ہے۔ وہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ یہ کرنا چاہیں یا وہ کرنا چاہیں۔

مولانا کوثر نیازی: اگر اجازت دیں تو میں وہ پڑھ دوں۔ کیونکہ وہ زیادہ burning topic ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ آپ پر ہے کہ اگر آپ اسے ضروری سمجھتے ہیں میرے خیال میں اس پر تو اور حضرات کے بھی ہیں۔

مولانا کوثر نیازی : جی ہاں تو وہ بھی آج آپ Take-up کر سکتے ہیں۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب والا! اس موضوع پر ہمارے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے لہذا اس کا جواب دینے سے میں قاصر ہوں۔ اگر اس کو کل تک ملتوی کر دیا جائے تو میں پھر معزز رکن کی خدمت میں کوئی جواب دے سکوں گا۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! یہ وزارت داخلہ سے متعلق کہاں ہے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of order, Sir. The honourable Member has not yet moved his motion. How can the Minister get up to answer?

مولانا کوثر نیازی : ویسے بھی جناب والا! جناب اسلم خٹک صاحب، دوسروں کی ٹوپی اپنے سر کیوں اوڑھنا چاہتے ہیں۔ ہم پولیس کے تشدد کو تو زیر بحث نہیں لائیں گے۔ ہم تو ڈاکٹروں کے اس حق کو زیر بحث لا رہے ہیں جو کہ انہیں ڈگری حاصل کرنے کے بعد حاصل ہوا ہے، اور اس کا تعلق وزارت صحت سے ہے، وزارت تعلیم سے ہے اور وہ دونوں وزرا صاحبان، بصحت و عافیت ماشاءاللہ اس ایوان میں جلوہ افروز ہیں۔

جناب والا، میری تحریک کا متن یہ ہے کہ . . . . . .

جناب ڈپٹی چیئرمین : اب آپ موشن نمبر ۲ موو کر رہے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی : جناب، نمبر کا مجھے معلوم نہیں ہے، نمبر تک آپ کا سکرٹریٹ کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اسی مسئلے پر قاضی حسین احمد صاحب، پروفیسر خورشید احمد صاحب، مولانا کوثر نیازی صاحب کی موشنز ہیں۔ آپ ارشاد فرمائیں۔

ADJ. MOTION *RE*: DOCTOR'S STRIKE AND POLICE ACTION

مولانا کوثر نیازی : میری تحریک کا نفس مضمون یہ ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمشن کے ڈاکٹروں کی تقرری سے قبل ان کا تحریری امتحان لینے کا جو ناروا فیصلہ کیا گیا ہے اس کے خلاف صوبہ بھر میں ڈاکٹر احتجاج کر رہے تھے اب یہ سلسلہ فیڈرل ایریا تک بھی دراز ہو گیا ہے اور روزنامہ "مسلم" کی اطلاع کے مطابق اسلام آباد کے ڈاکٹر بھی کئی دن سے روزانہ دو گھنٹے کی ہڑتال کر رہے ہیں۔ اس ہڑتال کی وجہ سے اسلام آباد کے شہریوں کو بھی سخت تکلیف کا سامنا ہے۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب والا! میں جانتا ہوں کہ اگر میں پنجاب پبلک سروس کمشن کا نام لیتا تو فوراً ہی اسے ٹیکنیکل گراونڈ پر ناک آؤٹ کر دیا جاتا کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ فیڈرل ایریا کے ڈاکٹر بھی اس strike میں شریک ہو گئے ہیں اس لئے یہ مسئلہ اب صوبائی حدود سے نکل کر مرکزی حدود میں داخل ہو گیا ہے اور جناب والا! جہاں تک اس فیصلے کا تعلق ہے۔۔۔ (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں معافی چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں دیگر حضرات نے بھی یہ تحریکیں پیش کرنی ہیں۔ قاضی حسین احمد صاحب ہیں، اور پروفیسر خورشید صاحب بھی اس کو پڑھیں گے ؟

مولانا کوثر نیازی : تو کیا توضیح کا سب کو الگ الگ وقت دیں گے۔ توضیح کا بعد میں موقع دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی ہاں، محترم خان امیر عبداللہ خان روکڑی کی بھی اسی موضوع پر موشن ہے۔

مولانا کوثر نیازی : جیسے آپ مناسب فرمائیں۔ آپ سب پڑھ دیں اور اس کے بعد توضیح کا وقت دیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : پہلے سب پڑھ دیں۔

مولانا کوثر نیازی : ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب محترم قاضی حسین احمد صاحب ۔

Qazi Hussain Ahmed: We move that the normal business of the House be adjourned to consider an issue of recent occurrence .....(*Interruption*)

Mr. Hasan A. Shaikh: Since other people have to speak in Urdu he shall speak in English.

قاضی حسین احمد : اگر اجازت ہوگی تو میں اس کا اُردو میں بھی ترجمہ کردوں گا ۔

We move that the normal business of the House be adjourned to consider an issue of recent occurrence and overriding national importance. The way the Government has handled the protest of doctors in different parts of the country has created a critical situation for the country. Reports show that police has tear-gassed and beaten lady doctors in Lahore. Even hospitals have not been spared with the result that two children have died in a Lahore hospital and patients in general have been exposed to effects of heavy teargassing endangering their health and lives. The House condemns this mishandling and mal-handling of the situation and demands immediate action from the Government to bring the Government and doctors' clash to an amicable solution.

Mr. Hasan A. Shaikh: Point of order, Sir. His motion is not in order. This is a resolution condemning a certain action and not an adjournment motion. Therefore it is not in order.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب !

پروفیسر خورشید احمد : جناب والا ! میری قرارداد کا متن تو یہی ہے لیکن چونکہ شیخ صاحب نے ایک اعتراض اٹھایا ہے اس لئے میں یہ بات عرض کر دوں کہ ایڈجرنمنٹ موشن نام ہے اس تحریک کا جس کی بنیاد پر کسی اہم واقعہ کی وجہ سے ایوان کی کارروائی کو موخر کیا جائے تاکہ اس مسئلے پر غور ہو۔ اس لئے یہ غور جو ہوگا یہ تنقید کی شکل میں ہوگا یا تائید کی شکل میں ہوگا ایسا نہیں ہے کہ اس کے

اندر آپ کی پوزیشن نہ رہے، پوزیشن لینے ہی کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ اس کی حیثیت ریزولیوشن کی نہیں ہے رفی الحقیقت ایک قرارداد کی ہے رتاکہ ایوان اس مسئلے پر غور کر سکے، جزوی طور پر اس بحث کے نتیجے میں یہ ایوان کوئی نہ کوئی مطالبہ کرے گا، اس پر ایوان اپنی آراء کا اظہار کرے گا اور اگر آپ اس کو یہ ریزولیوشن کہہ دیں تو فنی چیز ہے ورنہ جو چیز بھی کسی واقعہ کے بارے میں پیش کی جائے یہ ریزولیوشن ہی ہے راس بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعتراض صحیح نہیں ہے ر

جناب والا! میں آپ کی توجہ صرف دو امور کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ر

پہلی بات یہ کہ فنی طور پر ر ------ (مداخلت)

ایک معزز رکن : پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! شام کی اذان کی آواز آ رہی ہے ر

پروفیسر خورشید احمد : نماز پہلے پڑھ لیں یہ تو بعد کی چیزیں ہیں ر

جناب ڈپٹی چیئرمین : اجلاس کو ملتوی کیا جاتا ہے اب اجلاس دوبارہ چھ بجکر دس منٹ پر منعقد ہو گا ر

(The House adjourned for Maghrib prayers.)

[*The House re-assembled after Maghrib prayers with Mr. Deputy Chairman (Makhdoom Sajjad Hussain Qureshi) in the Chair.*]

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! میں یہ تجویز کرنا چاہتا تھا کہ جب تھوڑی دیر کے لئے سیشن ملتوی ہوتا ہے تو دوبارہ اسمبل ہونے میں بہت وقت لگتا ہے اور بہت وقت برباد ہوتا ہے راسمبلی میں اس سے پہلے بیل بجانے کا طریقہ رائج تھا اور حال ہی میں موجودہ سیشن میں بھی اسمبلی نے اسے اپنا لیا ہے راگر آپ بھی سینیٹ میں اس طریقے کو اپنا لیں کہ جب یہاں اکٹھا ہونے کا وقت آ جائے تو بیل بجنے لگے، تو شاید اس سے آسانی ہو جائے ر

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، یہ تجویز نوٹ کرلی جائے اور بیل کا انتظام کیا جائے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں اس تحریک التواء کے سلسلے میں اصل مضمون کے بارے میں اس وقت بات کروں گا جب آپ موقع دیں گے۔ اس وقت اس کی admissibility زیر بحث ہے۔ اور اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک بڑا ہی recent واقعہ ہے۔ بلکہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو ابھی جاری ہے اور ختم نہیں ہوا۔ تین دن سے یہ غفلت رونما ہو چکی ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ یہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے۔ اور یہ قومی اہمیت کا مسئلہ تین پہلوؤں سے ہے۔ پہلا یہ کہ ڈاکٹری کا پیشہ اس ترقی پذیر ملک کے لئے ایک نہایت اہم پیشہ ہے۔ ------

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مرحلہ ابھی ریڈنگ کا ہے۔ اس کے بعد جب اسے explain کرنے کا مرحلہ آئے اور دلائل دینے کا تو یہ اس وقت اپنی تقریر جاری رکھیں۔

قاضی حسین احمد: یہ تحریک التواء ہے۔ اس پر پروفیسر خورشید صاحب بات کر رہے تھے اور میں یہ گذارش کروں گا کہ وہ یہ وضاحت نہیں کر رہے تھے جو مولانا کوثر نیازی صاحب کے ذہن میں ہے۔ میں آپ کی وساطت سے یہ گذارش کروں گا کہ یہ ایک انتہائی انسانی ہمدردی کا انسانی مسئلہ ہے اس کو technicalities کی نظر نہیں کیا جانا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پہلے پہل آپ اس پر مختصراً بیان کریں گے بعد میں جب موقع آیا تو اس وقت اس پر آپ سیر حاصل بحث فرما سکتے ہیں۔ اب خان امیر عبداللہ خان صاحب روکڑی ۔ ۔ ۔ شاید وہ تشریف نہیں رکھتے۔ میرے خیال میں آپ وضاحت فرمائیں۔ مولانا کوثر نیازی صاحب۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! چونکہ یہ مرحلہ admissibility پر بحث کرنے کا

[Maulana Kausar Niazi]

ہے۔ تو میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے تین پہلو ہیں۔ تین پہلوؤں سے یہ تحریک اس بات کا پورا حق رکھتی ہے کہ اس ایوان میں اس پر بحث کی جائے۔ پہلی چیز وہی ہے جو میں نے عرض کی کہ یہ مسئلہ گو بادی النظر میں صوبائی لگتا ہے لیکن یہ مرکزی اس لئے بھی ہے کہ اسلام آباد اس میں ملوث ہو گیا ہے۔ اب فیڈرل ایریا کے ڈاکٹر بھی ہڑتال کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ مرکزی حکومت کیلئے بھی concern کا باعث ہے۔ اور یہ اس قابل ہے کہ مرکزی حکومت اس کا نوٹس لے۔

دوسری گذارش جناب والا! یہ ہے کہ ڈاکٹروں کے مسئلہ کو جس انداز سے ایک صوبہ ہینڈل کر رہا ہے وہ ایسا سنگدلانہ ہے کہ اس کی وجہ سے پورے ملک میں آگ بھڑک سکتی ہے۔ جیسے آنسو گیس پھینکی جا رہی ہے اور ہسپتال میں مریضوں کے لئے سانس لینا مشکل ہو رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ چاروں صوبوں میں یہ بات پھیل جائے۔ اس کے علاوہ لاء اینڈ آرڈر ایک current subject ہے اور اس پر صوبائی حکومت جس طرح تشویش کا اظہار کر سکتی ہے ویسے ہی یہ مرکزی حکومت کے لئے بھی قابل توجہ ہے اور قابل مداخلت بھی۔ اگر فیڈرل یونٹ میں سے ایک بڑے یونٹ کا امن و امان برباد ہو کر رہ گیا ہے تو یہ خطرہ ہے کہ مرکزی حکومت کے لئے ایک ایسا دردسر پیدا ہو جائے گا کہ وہ بہت چارہ بھی کرے گی تو بھی اس کے لئے اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے گا۔ تیسرا پہلو جناب والا! اس کا یہ ہے کہ وزارت تعلیم کے لئے بھی یہ بات خاص طور پر قابل توجہ ہے اور وزارت صحت کے لئے بھی کیونکہ یہ جو یونیورسٹیاں ہوتی ہیں ان کا بہت زیادہ تعلق مرکزی وزارت تعلیم سے ہے۔ ان کے تقدس کی حفاظت کرنا یہ مرکزی وزارت تعلیم کے فرائض میں سے ہے۔ حالت یہ ہے جناب والا! کہ ڈاکٹر پچاس فیصد نمبر لینے کا پابند ہے جب کہ عام لڑکا تینتیس فیصد نمبر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ optional question بھی اس میں نہیں ہوتے۔ صرف ایک سوال کی رعایت ہوتی ہے کہ وہ ایک سوال چھوڑ کر باقی تمام پرچہ حل کرے۔ اتنا سخت امتحان لینے کے بعد اس کو پھر دوبارہ تحریری امتحان کا پابند کرنا اس بات کی علامت ہے کہ صوبائی حکومت کو یونیورسٹی کی ڈگری پر اعتماد نہیں ہے اور یہ بات ایسی

ہے کہ مرکزی وزارت تعلیم کو اس کا نوٹس لینا چاہیے۔ اسی لئے جناب والا!
مرکزی وزارت صحت کے لئے بھی یہ ہر لحاظ سے قابل توجہ اور قابل لحاظ ہے
ڈاکٹر اس قوم کا جوہر قابل ہے، ان کے ساتھ اس طرح
کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ ان پر لاٹھی چارج کیا جا رہا ہے۔ لیڈی ڈاکٹرز پر لاٹھی چارج
کیا جا رہا ہے اور ان کے ساتھ بجائے اس کے کہ مذاکرات ہوں اور ان کی genuine
ڈیمانڈز کو تسلیم کیا جائے، اسے حکومت وقار کا مسئلہ بنا رہی ہے اور اس مسئلہ کو
طوالت دی جا رہی ہے۔

اس لئے جناب والا! میں مرکزی حکومت سے آپ کی وساطت سے گذارش کروں
گا وہ اس کو ٹیکنیکلٹی کی نظر نہ کرے اور اس مسئلے میں فوری طور پر مداخلت کرے
اور صوبائی حکومت کو یہ ہدایت کرے کہ وہ ڈاکٹروں کی ڈگری کا مذاق نہ اڑائے
اور ان پر جو تشدد کیا جا رہا ہے اسے پوری طرح ختم کر دے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: خان امیر عبداللہ خان صاحب۔

امیر عبداللہ خان روکڑی: میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب
کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے
کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں ۲۰ اکتوبر کو سروس
ہسپتال لاہور میں گیا ہوا تھا۔ وہاں ہسپتال کے جونیئر ڈاکٹر جو اپنے ساتھیوں پر اسمبلی
ہال کے باہر پولیس لاٹھی چارج پر اظہار افسوس کے لئے جمع تھے، جو وزیر اعلیٰ پنجاب
کو اپنے مطالبات پیش کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے ان جونیئر ڈاکٹروں نے کسی قسم
کی خلاف قانون حرکت نہیں کی تھی۔ اتنے میں پولیس کی جمعیت جو اسمبلی ہال سے
واپس آئی تھی، سروس ہسپتال کے اندر داخل ہو گئی اور آنسو گیس کے گولے پھینکنے شروع
کر دیئے۔ جس سے داخل شدہ مریضوں اور ان کے لواحقین کو بے حد تکلیف ہوئی
اخبارات کے بیان کے مطابق دو نوزائیدہ بچے دم گھٹنے کی وجہ سے مر گئے اور
بعض دیگر مریض بے ہوش ہو گئے خود میری آنکھوں میں گیس کی تکلیف دہ اثر
ہوا اور مجھے وہیں سے واپس لوٹنا پڑا۔ میں اس سارے واقعہ کا چشم دید گواہ
ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں پولیس کی سراسر زیادتی ہے۔ ہسپتال کے اندر

[Amir Abdullah Khan Rokari]

بلا وجہ تشدد کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔

جناب والا! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جنگ کے دنوں میں بھی ہسپتالوں کی چھتوں کے اوپر ریڈ کراس کا نشان ہوتا ہے دشمن جو کہ جنگ لڑ رہا ہوتا ہے وہ بھی ہسپتالوں پر بمباری اور گیس نہیں پھینکتا تو یہ میرے لیے نہایت ہی غیرت کا مقام ہے چونکہ میں خود جناب والا! چشم دید گواہ ہوں۔ میرے سامنے ہسپتال کے اندر گولے پھینکے گئے۔ جو میں سمجھتا ہوں کہ نہایت ہی ظالمانہ فعل ہے اس لئے جناب اس واقعہ کے بعد تمام علاقے کے اندر عوام میں سخت غم و غصے کی لہر دوڑ گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔ یہاں تک میں تو سمجھتا ہوں جناب والا! اگر معاف کیا جائے کہ یہ ایک پوری سازش کے ماتحت کام ہو رہا ہے۔ وہ لوگ جو نہیں چاہتے کہ یہاں سے مارشل لاء تشریف لے جائے یہ وہی لوگ ہیں جو اس وقت اس میں مبتلا ہیں۔ یہ جن کو آپ سمجھ لیں کہ ۱۹۵۱ سے لے کر آج تک مارشل لاء کو قائم رکھنے والے یہ لوگ ہیں اب بھی وہی یہ کرتے ہیں اور میں صاف بات کہتا ہوں کہ میں کوئی یہاں پولیٹیکل پارٹی پر الزام نہیں لگا رہا یہ بیوروکریٹ ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد: میں اپنی تحریک التواء کی ایڈمسبلٹی کے بارے میں کچھ گذارش کروں گا کچھ دلائل تو محترم مولانا کوثر نیازی صاحب اور میر عبداللہ خان روکڑی صاحب نے دیئے ہیں لیکن یہ ایک مرکزی مسئلہ ہے یہ صوبائی مسئلہ نہیں ہے اس کے لئے میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراؤں گا کہ اس میں خواتین پر ہاتھ اٹھایا گیا ہے۔ لیڈی ڈاکٹرز پر ہاتھ اٹھایا گیا ہے اور لیڈی ڈاکٹرز کی بے حرمتی کی گئی ہے۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I raise the question with regard to the Adjournment Motion moved by me learned friend Mr. Qazi that it is not an Adjournment Motion it is in a nature of a Resolution. So he has to answer that we do not go further than that for an other resolution. I am not raising really any objection. This only arises

from his Motion, that the form in which he has put is a Resolution and not an Adjournment Motion for the purpose of discussion on a matter of urgent Public importance.

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب اس پوائنٹ پر روشنی ڈالیں ۔

قاضی حسین احمد : میں عرض کروں گا کہ اس میں صرف یہ فرق ہے کہ اسکے ساتھ میں نے اس کی remedy کے لئے ایک تجویز دی تھی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب حسین اے شیخ نے پوائنٹ raise کیا ہے محترم وہ چاہتے ہیں کہ یہ ریزولیوشن کا جواب دیں جو انہوں نے ایک ٹیکنیکل اور لیگل پوائنٹ raise کیا ہے ۔

قاضی حسین احمد : اگر آپ یہ رولنگ دیتے ہیں کہ ٹیکنیکل وجہ سے اس کو ڈراپ کر دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں .... (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ میں نے نہیں کہا جو شیخ صاحب نے پوائنٹ raise کیا ہے ۔ آپ اس پوائنٹ پر اگر مہربانی فرما کر کچھ وضاحت فرمائیں ۔

قاضی حسین احمد : میں اس پر یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں صرف ایک ریمیڈی کا ذکر ہے جس کی وجہ سے وہ اس کو ریزولیوشن کہہ رہے ہیں اصل میں بنیادی جو اس میں مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ اسی کی طرف ہاؤس کو توجہ مبذول کرانی ہے اور اسی پر ڈسکشن مطلوب ہے ۔ اس میں ایک اضافی بات ہے جس پر انہوں نے اعتراض اٹھایا ہے ۔ بنیادی مسئلہ وہی ہے اس کی حقیقت وہی ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹرز پر اور خصوصاً لیڈی ڈاکٹرز پر جو ہاتھ اٹھایا گیا ہے ان کی جو بے حرمتی کی گئی ہے یہ ہماری دینی اقدار کے خلاف ہے ہماری قومی روایات کے خلاف ہے اس سے ہماری قومی اور دینی روایات مجروح ہوئی ہیں اور اسی وجہ سے یہ مرکزی مسئلہ ہے یہ صوبائی مسئلہ نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر خورشید احمد صاحب !

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین صاحب ! میں اپنی معروضات کو صرف دو نکات پر محدود رکھوں گا اس لئے کہ میرے پیشرو حضرات نے مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال دی ہے ۔ اور ان باتوں کو repeat کرنے کا کوئی

[Prof. Khurshid Ahmed]

فائدہ نہیں ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ تحریک التواء کا سکوپ کیا ہے اس کا دائرہ کار کیا ہے۔ یہاں ایک فنی سوال یہ اٹھایا گیا ہے کہ تحریک التواء میں ایک ریزولیوشن بھی آگیا ہے۔ میں سب سے پہلے یہ بات جاننا چاہتا ہوں کہ انگریزی زبان میں قانون میں اور رولز میں ریزولیشن کے کیا معانی ہیں اور موشن کے کیا معانی ہیں۔ ہر موشن ریزولیوشن ہے۔ میں پھر repeat کرتا ہوں کہ ہر موشن ریزولیوشن ہے البتہ ریزولیوشن کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ کچھ ریزولیوشن ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا معاملہ قانون سازی سے ہوتا ہے کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق پالیسی سے ہوتا ہے کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق دستور سازی سے ہوتا ہے کچھ ایسے ہوتے ہیں جن سے بل کے اندر کسی رائے کا اظہار کیا جا رہا ہوتا ہے۔ ایک حیثیت سے تو یہ تمام ریزولیوشن ہیں اس حیثیت سے میں سمجھتا ہوں کہ جو نکتہ انہوں نے اٹھایا وہ صحیح ہے۔ دوسرا میں عرض کروں کہ چونکہ یہ معاملہ تحریک التواء سے متعلق ہے تو آپ یہ کہیں گے اور پھر اس میں اصل چیز یہ ہے کہ

Discussion on a matter of General Public importance,

اب یہ ڈسکشن کسی چیز پر منتج ہوتا ہے۔ محض آراء کے اظہار پر کسی چیز کے کنڈم کرنے پر کسی حل کی نشاندہی کرنے پر حکومت کے خلاف کوئی موشن یعنی یہ ساری کی ساری چیزیں جو ہیں یہ ڈسکشن کے نتیجے کے طور پر رونما ہو سکتی ہیں۔ اس لیے یہ بات کہنا کہ اگر تحریک التواء میں حل کے بارے میں کوئی بات کہی گئی تو وہ صحیح ہے۔ دوسری بات میں عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ اس میں رول اے کا سب سیکشن "K" دیکھیں تو اس کے اندر جو بات وضاحت سے کہی گئی ہے کہ

71(K) "It shall not relate to a matter which can only be remedied by legislation."

دوسرے الفاظ میں یہ معلوم ہوا کہ وہ مسائل یعنی یہ تحریک التواء ان معاملات کو ڈیل کر سکتی ہے اور ریمیڈی کے بارے میں بھی بات کر سکتی ہے کہ کیا ریمیڈی ہے البتہ ایسی ریمیڈی جس کے لئے کسی قانون سازی کی ضرورت ہو وہ تحریک التواء کا موضوع نہیں بن سکتی جس کے لازمی معانی یہ ہیں کہ تحریک التواء کا دائرہ وسیع ہے

وہ محض اظہار نہیں بلکہ کہ ریمیڈی بیان کر سکتی ہے۔ البتہ ایسی ریمیڈی جس کا تعلق حکومت کی پالیسی سے ہو۔ اور کوئی ایسی ریمیڈی جو دستور سازی یا قانون سازی چاہتی ہو وہ نہیں لا سکتی۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اعتراض بالکل غلط ہے اور تحریک التوا کے بارے میں اگر یہ ہم restriction لگا دیں تو تحریک التوا کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ پارلیمانی تاریخ میں تحریک التوا کا کام ہی یہ ہے کہ وہ چیزیں جو عام حالات کے اندر خواہ ریزولیوشن میں آئیں خواہ وہ موشن میں آئیں خواہ تقریر کے اندر آئیں جو عام کام ہے کسی ہاؤس کا وہ یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کو معطل کر کے ایک خاص مسئلے پر بحث کی جائے۔ اس لیے میں عرض کروں گا کہ یہ اعتراض درست نہیں ہے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس میں ایک انسانی جان کا آبرو اور ایک پروفیشن کا اس پروفیشن کے لوگوں کا حکومت سے اور پبلک سے جو تعلق ہے۔ یہ ساری چیزیں involved ہیں۔ ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے فی الحقیقت بڑی ہی grave انسانی پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے اور جیسا کہ میرے محترم دوست روکڑی صاحب نے فرمایا مجھے اس بات کا پورا خطرہ ہے کہ یہ چیزیں جس طرح کراچی میں ہوئیں ایک ٹریفک کے حادثے کی کی بنیاد پر کوئٹہ میں ہوئیں اسی طریقے سے اب لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد اور دوسرے مقامات تک پہنچ رہی ہیں اور ان کے پیچھے کچھ چھپے ہوئے ہاتھ ہیں جو اس ملک سے مارشل لاء کے اٹھائے جانے کے عمل کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ ہاؤس خاص طور پر اس مسئلے پر توجہ دے رہا ہے کہ کس طرح جلد سے جلد مارشل لاء اٹھے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ حکومت ان تمام معاملات کو پوری سنجیدگی سے۔ یہ مسئلہ الجھایا جا رہا ہے۔ بگاڑا جا رہا ہے اور بگڑ جانے کے بعد اگر آپ نے انتظام کیا تو فضول ہے۔ اس لئے یہ وقت ہے کہ آپ interfere کریں اور حالات کو قابو میں لائیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس ایوان کو اس مسئلے پر غور کرنا چاہیے اور پوری طرح توجہ کرنی چاہیے تاکہ یہ بروقت اقدام کر سکے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب حسن اے شیخ

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, I need to reply to the reply given to me by Professor Khurshid and Mr. Qazi. The Adjournment Motion has been defined as raising a Motion for the purpose of discussion on a matter of urgent public importance, and after the Adjournment Motion is carried the House is adjourned. In this Motion there is a condemnation of the Government in the last part of this Motion. Therefore, it is an expression of opinion with regard to a matter that can only be done by means of a resolution. Therefore, it is not an Adjournment Motion. This is a resolution expressing opinion and condemning the Government. An other point which I did not really wanted to take, appears to be specifying the incident that has taken place in Lahore. While Maulana Kausar Niazi very intelligently avoided speaking of Lahore, he had spoken of incident rightly to take place or taking place in Islamabad so as to bring it with the Federal Government. Now, about this Adjournment Motion of Mr. Qazi and Professor–Khurshid in relation to incident that has taken place at Lahore, my submission would be, it is a Provincial matter and not debatable in the Senate.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Jinab-e-Chairman. On the objection taken up Mr. Hasan A. Shaikh, this can not be treated as a resolution. Because a resolution, under Rule 115, shall be in the form of a declaration of opinion by the Senate, and its procedure of sending a resolution is completely different. It is to come on private Members day as being a private resolution and this resolution, I am not going on the merits whether it is admissible or not at this stage because it is for the House to decide, I am only going on to the objection raised by my learned brother in respect of the 3 resolutions put again by the other three Members of the Senate. But this can by no stretch of imagination be dropped under Chapter XI because it does not express any opinion and it does not fall within the rules mentioned in Chapter XI but under the rules mentioned in Chapter IX.

جناب افضال احمد خان : جناب والا ! ان موشنز کے ذریعے جن جذبات کا اظہار کیا

گیا ہے مجھے ان سے مکمل اتفاق اور ہمدردی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک کے اندر ایسے حادثات نہیں ہونے چاہئیں اور خاص طور پر اس مرحلے پر جب ہم اس کوشش میں مصروف ہیں کہ نہایت امن و سکون کے ساتھ ملک کی فضا اس طرح کی پیدا کی جائے جیسا کہ جناب وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملک سے ۳۱ دسمبر ۱۹۸۵ء تک مارشل لاء اٹھا لیا جائے گا۔ اگر اس قسم کے حادثات رونما ہوتے رہیں تو یقیناً ان کوششوں میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ ویسے بھی قوم کے بچے ہم سب کے بچے ہیں اگر ان پر کوئی زیادتی کی جائے یا ظلم کیا جائے تو ہمیں ان سب سے یقیناً ہمدردی ہے۔ جناب والا! لیکن بدقسمتی سے جہاں تک ان موشنز کا تعلق ہے یہ ٹیکنیکل بنیاد پر inadmissible ہیں۔ اس سلسلے میں قانونی یعنی رولز کی جو مجبوری ہے وہ میں اس سلسلے میں آپ کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں یہ مسئلہ پیدا ہوا ہے کہ کیا یہ ریزولیوشن ہے یا نہیں ہے اور کیا یہ یہاں ڈسکس ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا اس سلسلے میں، میں آپ کی توجہ رول (۱) جو کہ definition کا رول ہے، اس کے متن کی طرف مبذول کراؤں گا جو صفحہ ۲ پر ہے۔ کہ موشن کیا ہوتی ہے۔ یہاں ایڈجرنمنٹ موشن کا ذکر ہوا ہے۔

Motion—Means a proposal made by a Member relating to any matter which may be discussed by the Senate and includes an amendment.

اسلئے موشن کی definition یہ ہے کہ جو discuss کی جائے۔ اب جناب ہم نے distinguish کرنا ہے موشن اور ریزولیوشن کو۔ ریزولیوشن کی صفحہ ۴ پر definition دی ہوئی ہے۔

Resolution—Means a motion for purpose of discussion and expressing an opinion on a matter of general public interest.

اب جناب موشن تو ڈسکس ہوگی لیکن ریزولیوشن کے ساتھ ڈسکشن کے بعد ایک opinion بھی express ہوگی اس لئے اگر کوئی ایسی موشن پیش کی جائے جس کے نتیجے میں کوئی opinion express کرنی ہو، فیصلہ کرنا ہو، تو وہ ریزولیوشن ہوگا۔ یہ موشن کی definition میں نہیں آتا اب یہ جو ایڈجرنمنٹ موشن میرے سامنے ہیں محترم

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

قاضی حسین احمد صاحب کی طرف سے ہے یا محترم پروفیسر خورشید صاحب کی طرف سے ہے وہاں ڈسکشن کی بات نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی اظہار فرمایا ہے کہ اس پر یہ ہاؤس فیصلہ بھی کرے اس لئے یہ موشن نہیں ہے ریزولیوشن ہے۔ یہ ایڈجرنمنٹ کے دائرہ کار میں نہیں آتا اس لئے اس کو ہم بطور ایڈجرنمنٹ موشن admissible قرار نہیں دے سکتے۔

جناب والا! میری دوسری گذارش ہے کہ اب جب ایڈجرنمنٹ موشن پیش ہو تو مطالبہ یہ کیا جاتا ہے کہ جناب اس ہاؤس کو ایڈجرن کر کے ایک نہایت اہم قومی مسئلے پر بحث شروع کی جائے لیکن ڈسکشن اس ہاؤس کے اندر صرف اس مسئلے پر ہو سکتی ہے جو مسئلہ primarily اس ہاؤس کے دائرہ کار کے اندر ہو۔ اب یہ واقعات صوبائی گورنمنٹ میں ہوئے۔ صوبائی گورنمنٹ میں اگر کوئی واقعہ وقوع پذیر ہوتا ہے تو اس ہاؤس کو اس کا اختیار نہیں کہ ہم اس کو ڈسکس کر سکے۔ اس پر صوبائی اسمبلی ڈسکس کر سکتی ہے اس لئے میں آپ کی توجہ قاعدہ ۷۱، ایف کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

Rule 71(f)—It shall relate to a matter which is primarily the concern of the Government.

اور گورنمنٹ کی ڈیفینیشن بھی دی ہوئی ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ، اس لئے اگر ہم اس کو ڈسکس کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے کیوں کہ جو مسائل صوبائی گورنمنٹ کے دائرہ کار میں آتے ہیں وہ صوبائی اسمبلیوں میں زیر بحث آ سکتے ہیں۔ اس لئے یہ ہاؤس اس پر بحث نہیں کر سکتا۔

اس کے ساتھ جناب والا! میری تیسری گذارش یہ ہو گی کہ اس میں انہوں نے جو opinion express کی ہے، اس میں ساتھ یہ بھی ہے کہ پیشگی طور پر، اس معزز ایوان کی رائے جانے بغیر اس کے اندر یہ کہہ دیا گیا ہے۔

We condemn this mis-handling and mal-handling of the situation.

اس کے ساتھ Condemnation کا ریزولیوشن بھی ہے جو ایڈجرنمنٹ موشن کے دائرہ کار میں نہیں آتا یہاں میں آپ کی توجہ رول ۷۱ کلاز (جی) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اس میں لکھا ہے۔

Rule 71(g)–It shall not contain arguments, inferences, ironical expressions or defamatory statements.

اس لئے definitely رولز اے (جی) کے تحت یہ inadmissible ہے اور اس طرح جو باقی موشن معزز اراکین نے پیش کی ہیں وہ رولز اے کے دائرہ کار سے باہر ہیں اس لئے یہ inadmissible ہیں، باوجود اس بات کے کہ ہمیں ان واقعات سے ہمدردی بھی ہے، ہمیں تشویش بھی ہے ہمیں دکھ بھی ہے لیکن رولز اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ ان ایڈجرنمنٹ موشنز کو اس ہاؤس میں ڈسکس کیا جائے اس لئے میں استدعا کروں گا کہ چونکہ یہ تحاریک inadmissible ہیں ان کو رولڈ آؤٹ قرار دیا جائے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of Order, Sir. The honourable Minister for Justice, I am not going to raise an objection about Rule 71 said that this is a resolution and not a motion. The resolution is itself a motion. Resolution's definition says–It means a motion for the purpose of discussion. So his saying that this is a resolution not a motion is denied by the definition of resolution which says that resolution means a motion for the purpose of discussion so, the resolution is a motion in itself.

جناب اقبال احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! یہ معزز رکن نے بالکل درست فرمایا ہے میں نے اس کے آگے کچھ اور بھی عرض کیا ہے کہ ریزولیوشن بھی موشن ہے اور وہ بھی لاتحریک التواء بھی موشن ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ریزولیوشن وہ موشن ہے جس کو ڈسکس کرنے کے بعد فیصلہ بھی کرنا ہوتا ہے لیکن جو صرف موشن ہے اس کا ڈسکس کرنے کے بعد فیصلہ نہیں کرنا ہوتا ایڈجرنمنٹ موشن میں صرف ڈسکس کرنے کا ذکر ہے اس میں یہی لکھا ہے کہ ہاؤس ایڈجرن کیا جائے اور اس مسئلے پر ڈسکس کیا جائے۔ اس کے متعلق فیصلہ کرنے کا کوئی تصور نہیں ہے۔ میں نے اس کی بھی وضاحت کی ہے۔ ریزولیوشن میں فیصلہ ہوتا ہے، اس لئے یہ ایڈجرنمنٹ موشن میں نہیں آتا ہوتی یہ دونوں موشنز ہیں لیکن دونوں موشنز کے درمیان ایک فرق پیدا کیا گیا ہے ایک صرف ڈسکس ہوگی اور ایک پر ڈسکشن ہونے کے بعد فیصلہ بھی دیا جائے گا۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میں حیران ہوں کہ آنریبل وزیر جسٹس صاحب صرف ان دو تحاریک التواء پر اظہار خیال فرما رہے ہیں جو کہ میرے دوستوں نے پیش کی ہیں۔ صرف اس موضوع پر بحث میں وقت صرف کیا جا رہا ہے کہ آیا یہ ایڈجرنمنٹ موشن ہیں یا یہ ریزولیوشن ہیں لیکن جو دو تحاریک التواء میں نے اور امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب نے پیش کی ہیں اور جن کو یہ خود تحاریک التواء مانتے ہیں کہ یہ تحاریک التوا ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ان کے بارے میں ان کا کیا ارشاد ہے۔ ان دلائل پر انہوں نے ایک لفظ بھی نہیں کہا جو کہ میں نے ان کی ایڈمسیبلٹی پر عرض کیا ہے میں نے بتایا ہے کہ یہ مسئلہ مرکزی حکومت سے کس طرح متعلق ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ Law and Order کی صورت حال کس طرح مرکزی حکومت سے متعلق ہے اس کا تعلق صحت اور تعلیم کی وزارت سے کس طرح ہے۔ اور کس طرح یہ معاملہ فیڈرل ایریا میں پھیلنے کی وجہ سے مرکزی حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہاں جو اسلام آباد میں ہڑتال ہو رہی ہے اسے فرو کرنے کے لئے مرکزی حکومت کیا کر رہی ہے ان سارے مسائل پر تو انہوں نے کچھ ارشاد نہیں فرمایا اور سارا وقت جو ہے انہوں نے اس بات پر صرف کر دیا کہ ان دونوں حضرات کا جو ریزولیوشن ہے وہ ریزولیوشن ہے یا تحریک التواء۔ جناب والا! وزیر تعلیم تشریف فرما ہیں، وزیر صحت تشریف فرما ہیں، وزیر داخلہ تشریف فرما ہیں تینوں کے قلمدانوں سے یہ مسئلہ متعلق ہے اور وہ اس مسئلے پر بالکل خاموش ہیں آخر کچھ تو کہیں آخر یہ معاملہ ہم سب کا مشترکہ ہے یہ مسئلہ صرف ہمارا نہیں ہے یہ ان کا بھی ہے۔ حکومت کا بھی ہے ہم حکومت کی خیر خواہی کے لئے اس مسئلے کو اٹھا رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ ایسی یقین دہانی کرائیں گے جس سے سچوئیشن ڈیفیوز ہو۔ ہمارا مقصد اس مسئلے کو اس ایوان میں لانے کا یہ تھا کہ کوئی ایسی یقین دہانی وہ کرائیں کہ وہ حکومت کو کہیں گے اس کو advise کریں گے تاکہ ڈاکٹروں کا یہ مسئلہ حل ہو خوش اسلوبی کے ساتھ حل ہو لیکن یہاں تو صرف تکنیکی بنیادوں پر کہ یہ ریزولیوشن ہے یا نہیں ہے اور وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہیں اس پر ہی سارا وقت جو ہے وہ صرف کئے جا رہے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! میں فاضل سینیٹر صاحب کے جذبات کا بیحد احترام کرتا ہوں اور عوامی نمائندگان کی حیثیت سے جہاں کہیں کوئی ایسا واقعہ رونما ہو جس سے ہماری قومی زندگی میں کوئی الجھن پیدا ہو یہ ہم سب کے لیے تکلیف کا باعث بھی ہے اور تشویش کا باعث بھی۔ جس طرح جناب والا! فاضل وزیر عدل و پارلیمانی امور نے ارشاد فرمایا ہے کہ حکومت کی ہر ممکن کوشش یہ ہے کہ ہم ایسے معاملات میں اپنے بچوں کے لیے وہ اقدامات کریں جو ان کے مفاد میں ہوں جو قومی مفاد میں ہو اور جو ہر لحاظ سے ہماری قومی زندگی میں مفید ہوں تو جناب والا! بڑے دکھ کی بات ہے کہ یہ واقعات پیش آئے لیکن قانونی طور پر جو کچھ انہوں نے ارشاد فرمایا وہ درست ہے کہ یہ صوبائی حکومت کا معاملہ ہے اور اس صورت میں شاید تحریک التواء کہ صوبائی معاملہ بھی اس میں لے آیا جائے اور کھینچ کر کچھ مرکزی معاملہ بھی لے آیا جائے تو وہ بھی اس کو تحریک التواء کے دائرے سے ذرا باہر لے جاتا ہے کیونکہ پھر یہ معاملہ specific نہیں رہتا، ایک نہیں رہتا۔

جناب والا! فاضل ایوان کے ممبران کے علم میں ہوگا کہ صوبائی اسمبلی میں بھی یہ معاملات زیر بحث آئے ہیں اور ان نمائندگان نے بھی اپنے فرائض ادا کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ ہمیں اس کا بہت احساس ہے میں جناب کی وساطت سے ایوان کے معزز ارکان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کی موجودہ حکومت جو عوامی حکومت ہے عوام کی نمائندہ حکومت ہے وہ ہر ممکن کوشش کرے گی کہ اپنے بچوں کی تعلیم کے معاملے میں ڈاکٹروں کے ان مسائل میں وہ اس مسئلے کو اس طرح حل کرے گی کہ انشاءاللہ جو مجموعی طور پر قومی مفاد میں ہوگا اور ہم کوشش کریں گے کہ کسی جگہ بھی کسی سلسلے میں کوئی زیادتی نہ ہو اور بہر صورت جس طرح فاضل ایوان اس بات کا احساس رکھتا ہے کہ صوبائی خودمختاری کا معاملہ ہے جہاں صوبائی حکومت سے رابطہ کرنے کا تعلق ہوگا ہم ان سے اطلاع بھی لیں گے کہ انہوں نے اس حد تک کیا اقدامات کیئے ہیں اور میری اطلاع کے مطابق وہ مناسب اقدامات کر رہے ہیں اور انشاءاللہ جہاں تک فیڈرل حکومت کا تعلق ہے ہم اپنی بھرپور کوشش کریں گے کہ اس مسئلے کو صحیح طریقے پر صحیح جذبے سے اپنے بچوں کے مفاد میں اور اپنے ملک کے مفاد میں حل کیا جائے۔ شکریہ۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! چونکہ میری پہلی تحریک التوا تھی اس لیے میں گزارش کروں گا کہ فاضل وزیر تعلیم کا بہت شکریہ کہ آخر کار انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی کہ مرکزی حکومت اس سلسلے میں اپنے فرائض کا احساس کرے گی لیکن سوال یہ ہے کہ

تا تریاق از عراق آوردہ شود

مار گزیدہ مردہ شود!

ایک ہفتہ تو اس مسئلے کو ہو گیا وہ ازراہ کرم اس بات کو بھی تو ارشاد فرماتے کہ ان سات دنوں میں انہوں نے کیا کیا ہے وہ کرنے کا ارادہ تو ارشاد فرما رہے ہیں کہ وہ کریں گے لیکن اب تک ان سات دنوں میں انہوں نے یعنی مرکزی حکومت نے کیا contribute کیا ہے، کچھ اس کی بھی تو ہمیں خبر ہو۔

پروفیسر خورشید احمد: میں بھی جناب والا! فاضل وزیر تعلیم کا مشکور ہوں کہ انہوں نے کم از کم اس مسئلے کو ٹیک اپ کیا اور یہ ہمارا اصل مقصد تھا اور ہے کہ اس پر حکومت فوری توجہ دے البتہ ایک چیز کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ چونکہ ایک فنی بحث موشن اور ریزولیوشن کے باب میں رونما ہو گئی ہے اور آئندہ کے لیے یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ آئندہ تحاریک التواء کو محض اس بنیاد پر کہ ان میں کسی رائے کا اظہار کر دیا گیا ہے یا ان میں کسی بات کی ریمیڈی تجویز کی گئی ہے اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جا سکے میں چاہوں گا کہ آپ اس مسئلے کے اوپر اچھی طرح غور فرمائیں اور اگر ضرورت ہو تو ہم تیار ہیں اس کے اوپر کہ ریزولیوشن اور موشن کی تحریک اور اس بارے میں مشہور پارلیمنٹری روایات جو ہیں وہ آپ کے سامنے رکھیں۔ بال کی کھال اتارنا بالکل درست نہیں ہے، ہر بحث کسی رائے کے اظہار کے لیے ہوتی ہے اور کسی نتیجے پر منتج ہوتی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ ریزولیوشن وہ ہے جس کو پیش کرنے کا ایک خاص ضابطہ ہے اور وہ اس شکل میں آتا ہے اور ایڈجرنمنٹ موشن وہ موشن ہے جس کے لیے عام ضابطوں اور عام طریقوں سے ہٹ کر ایک راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے لیکن مقصد اس کا بھی یہی ہے کہ یہ ایوان کچھ اپنی رائے کا اظہار کرے محض جائزے کے لیے تحریک التواء پیش نہیں کی جاتی کسی مسئلے کے اوپر رائے دینے کیلئے

پیش کی جاتی ہے تو اس لیے اگر اس مسئلے کے اوپر اگر آپ کوئی رولنگ دینا چاہتے ہوں تو میرا خیال یہ ہے کہ اس میں آپ توقف فرمائیں اور رہمیں بھی اور دوسرے لوگوں کو موقع دیں جو اس بارے میں کچھ نقطہ نگاہ رکھتے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں گا کہ جناب والا! یہ درست ہے کہ ہر ریزولیوشن جو ہے وہ موشن بھی ہوتا ہے لیکن ہر موشن ریزولیوشن نہیں ہوتا۔ یہ بنیادی فرق ہے کہ ہر ریزولیوشن موشن ہوگا مگر ہر موشن ریزولیوشن نہیں ہوگا اور ریزولیوشن میں اور ایڈجرنمنٹ موشن میں ایک بنیادی فرق یہ ہے جناب والا! کہ ایڈجرنمنٹ موشن پر رائے نہیں لی جاتی۔

76. On a motion under Rule 69, the only question that may be put shall be "that the Senate do now adjourn", but no such question shall be put after the time for the discussion of the motion has expired.

اس میں اصل مقصد وہی ہوتا ہے جناب والا! کہ حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرادی جائے اور میرے خیال میں یہ معاملہ ہو گیا ہے حکومت کی توجہ فاضل ممبر صاحبان نے اس طرف کردی ہے اب ایوان کا وقت مزید اس سلسلے میں لینا میرے خیال میں مناسب نہیں ہوگا اور جس طرح میں نے پہلے یقین دہانی کروائی ہے انشاءاللہ ہم اس کے مطابق کوشش کریں گے کہ اس مسئلے کو صحیح طریقے پر حل کیا جائے۔ شکریہ۔

ایک معزز رکن: جناب چیئرمین! لاہور میں جو واقعہ ہوا ہے وہ قابل مذمت ہے اور بڑا افسوسناک ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ میرے خیال میں اب سب چیزیں زیر بحث آگئی ہیں اور محرکین نے بھی اس کو پریس نہیں کیا اور اس مسئلے پر فاضل وزیر صاحب نے بھی یقین دہانی کرائی ہے۔ اب ہم لیجسلیٹو بزنس ٹیک اپ کر رہے ہیں۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! چار معزز اراکین نے اس سلسلے میں تحاریک التواء پیش کی تھیں تو میری گذارش ہوگی کہ ان چار معزز اراکین سے دریافت کر لیا جائے کہ وہ پریس کرتے ہیں یا نہیں کیونکہ ابھی سب نے اس کا اظہار نہیں کیا۔

قاضی حسین احمد: میں بھی یہ گذارش کروں گا کہ اگر یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ ملک

[Qazi Hussain Ahmed]

میں کوئی ایسا واقعہ آئندہ کے لیے نہیں کیا جائے گا جس میں معزز خواتین کی بے حرمتی کی جائے ان کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے۔ یہ ہماری پوری قومی حمیت کی ایک بات ہے اور اس پر تمام لوگوں کو اور قوم کو تشویش ہے۔ یہ صوبائی مسئلہ نہیں ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: مسئلہ تو وہ جناب والا صوبائی ہے لیکن جس طرح میں نے عرض کیا ہے اور یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم کوشش کریں گے کہ ملک کے بہترین مفاد میں بچوں کے بہترین مفاد میں اور سارے متعلقین کے بہترین مفاد میں اس کو حل کیا جائے۔ ہم انشاء اللہ اس کے لیے کوشش کریں گے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! چونکہ بنیادی طور پر سب سے پہلے میں نے یہ تحریک پیش کی تھی اس لیے میں آپ کی وساطت سے اس سوال کے پوچھنے پر کہ اسے پریس کرتا ہوں کہ نہیں۔ اگر یہ گذارش کروں تو شاید گستاخی پر اسے محمول نہ کیا جائے کہ چونکہ اس ایوان میں جناب وزیر اعظم صاحب خود تشریف فرما ہیں اگر یہ یقین دہانی ان کی زبان سے اس ایوان کے سامنے ہوتی جو صوبائی حکومت پر زیادہ اثر انداز ہونے کی پوزیشن میں ہیں۔ بجائے ایک مرکزی وزیر کے تو شاید اس ایوان کی عزت میں زیادہ اضافہ ہوتا۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! جس طرح میں نے شروع میں گذارش کی تھی۔ ہمارے جذبات معزز اراکین سے مختلف نہیں ہیں لیکن اب سوال اس بات کا پیدا ہوا ہے۔ میں نے گذارش کی تھی کہ ٹیکنیکلی یہ inadmissible ہے لیکن ان کے اصرار پر درست طور پر جناب وزیر تعلیم صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم صوبوں سے رابطہ قائم کریں گے۔ اس تمام حادثے کی تفصیل لیں گے اور اس معزز ایوان کے جذبات ان تک پہنچائیں گے۔ تاکہ وہ آئندہ اس بات کا اہتمام کریں کہ اس قسم کے واقعات وقوع پذیر نہ ہوں۔ لیکن مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ جب ایک مسئلہ ٹیکنیکل بنیاد پر inadmissible ہو، اور اس کے ساتھ ہی ساتھ متعلقہ وزیر نے یقین دہانی کرائی ہو، پھر میں معزز رکن سے یہ گذارش کروں گا کہ کس نقطہ نظر سے وہ چاہتے ہیں وزیر اعظم صاحب بہ نفس نفیس خود بیان دیں۔ وہ ہاؤس کے اندر موجود ہیں اور ان کی کیبنٹ کے جو متعلقہ وزیر ہیں انہوں نے بیان دے دیا ہے۔ اب اس

میں میں سمجھتا ہوں کوئی زیادہ ضرورت نہیں تھی اگر وہ پریس کرتے ہیں پھر میں technically اس پر بحث کرونگا اگر وہ پریس نہیں کرتے تو ٹھیک ہے ایڈجرنمنٹ موشن کا مقصد ہوتا ہے ڈسکشن، ڈسکشن اس سلسلے میں کافی ہو چکی ہے بہت سے اراکین نے اپنا اظہار خیال فرمالیا ہے اس لیے میں یہ گذارش کرونگا کہ اس پر ان سے رائے لینے کے بعد فیصلہ صادر فرمائیں۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of order. Sir, he has not yet ruled the motion inadmissible as Law Minister said. It is still to be determined.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! بات یہ ہے یہ ایک معروف اصول ہے کہ آب آمد تیمم برخاست، جب اصل آجاتا ہے تو نقل کی ضرورت باقی نہیں رہتی، جب وزیراعظم موجود ہوں تو جو وزراء ہیں ان کے اوپر اس مسئلے پر بولنا بھی محض سوءادب لگتا ہے جب بڑے موجود ہوں بزرگ موجود ہوں تو چھوٹوں کی یقین دہانی کو..... (مداخلت)

جناب اقبال احمد خان: ۴ جولائی ۱۹۷۷ء سے پہلے یہی صورت حال تھی کہ "آب آمد تیمم برخاست"

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب فاضل ممبر صاحب جو کہ وزارت کا بہت بڑا تجربہ رکھتے ہیں اور نہایت اچھے ادیب ہیں ان سے درخواست کرونگا کہ کابینہ کا تصور ہمارے آئین میں ہے اور وزیراعظم کی کابینہ ہے جو مجموعی طور پر ایوان کے سامنے جوابدہ ہے اور فاضل ممبر کے ارشاد کے مطابق تمام وزراء سے وزیر تعلیم کے طور پر اور وزیر صحت نے اس مسئلے پر ان کے کہنے پر یقین دہانی کرائی ہے۔ مزید اگر میں بات کر دوں تو بھی میرے فاضل رفقاء کی طرف سے ہے کوئی اور وزیر بات کر دے تو بھی سارے رفقاء کی طرف سے ہے۔ عرض یہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کابینہ کی ضرورت اسی لیے ہوتی ہے کہ متعلقہ وزیر متعلقہ کام کے بارے میں وزیراعظم صاحب کے ساتھ تعاون بھی کرے، امداد بھی کرے وہ ان کی کابینہ کے ممبر ہوتے ہیں فاضل دوست خود وزیر رہے ہیں لگے گا نہیں آخر ہی آخر جب وہ وزیر ہوتے تھے تو پھر اس وقت وہ اپنے کام میں..... (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں اس میں گذارش کرونگا کہ اس مسئلے پر کافی بڑا وقت ضائع ہو چکا ہے ۔۔۔۔۔۔

مولانا کوثر نیازی : مخدوم صاحب آپ یقیناً اس وقت کو بربادی سے تعبیر نہیں فرمائیں گے یہ بہت اہم مسئلے پر بہت اہم وقت صرف ہوا ہے ۔ میں یہ گذارش کرونگا چونکہ وزیر موصوف بحث در بحث چھیڑ رہے ہیں ۔ کہ وزیر تعلیم جب کوئی یقین دہانی کراتا ہے تو وہ اپنے پورٹ فیولو کے متعلق کراتا ہے اسی لیے پورٹ فیولو تقسیم کار ہے ۔ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ وزیر تعلیم کا خارجہ امور پر جو بیان ہے وہ اتھنٹیک قرار دیا جائے اس مسئلے پر بولنے کا حق وزیر خارجہ کو ہے اسی لیے جناب والا ! جہاں لاء اینڈ آرڈر سچوائیشن involve ہوگی وہاں وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے جہاں صحت کا مسئلہ اٹھے گا وہاں وزیر صحت فرمائینگے ۔ جہاں تعلیم کا پہلو آئے گا وہاں وزیر تعلیم فرمائینگے ۔ اور جہاں صوبائی حکومتوں کا مسئلہ آئے گا ۔ تو اس میں وزیر اعظم کا کہا ہی مستند ہے یا پھر یہ ہو کہ وزیر صحت الگ یقین دہانی دیں ۔ اور وزیر داخلہ الگ یقین دہانی دیں ۔

میاں محمد یاسین خان وٹو : جناب چیئرمین صاحب میں یہ عرض کرونگا کہ انگریزی میں ایک لفظ estopple ہے ۔ کہ ایک آدمی دو باتیں بیک وقت میں نہیں کر سکتا ۔ ہمارے انٹیریئر منسٹر صاحب نے جب اس بات کے متعلق ذکر کرنا چاہا کہ جناب ہمیں نوٹس نہیں ہے ۔ تو فاضل رکن نے اس وقت کہا کہ نہیں ، یہ ان کا معاملہ نہیں ہے یہ وزیر تعلیم اور وزیر صحت کا معاملہ ہے اور جب جناب والا ہم نے جواب دیا ہے تو فاضل ممبر صاحب کہتے ہیں کہ نہیں ، ہمارا بھی نہیں یہ وزیر داخلہ کا ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ مجموعی طور پر ہماری ذمہ داری ہے اگر ہم میں سے کوئی جواب دے دیتا ہے تو وہ ساری کابینہ کی طرف سے جواب ہے ۔

جناب والا ! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میرے فاضل دوست کو وہ کونسی بات چبھ رہی ہے کہ انہیں کابینہ کے ایک رکن کی یقین دہانی پر اعتماد نہیں آ رہا مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے وہ خود وزیر رہے ہیں کابینہ کے وزیر رہے ہیں ، وہ کام کرتے رہے ہیں اور وزراء کی مجموعی ذمہ داری کو بھی جانتے ہیں ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

میاں محمد یاسین خان وٹو: لیکن انہیں یاد نہیں رہا۔

Mr. Javed Jabbar: May I draw your attention to **Rule 74. The** current debate has already broken that rule which allows the limit of only half an hour for a debate on the admissibility of any motion. We have now consumed 45 minutes on this particular subject. I request the Chair for a rulling or for pronouncement. The House has talked out the proposal.

Mr. Hasan A. Shaikh : No further discussion may be allowed. We shall not talk out.

Mian Muhammad Yasin Khan Watoo: It is admissible to allow . . . . . . (Interruption)

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اس موشن کو پریس کرتے ہیں یا نہیں؟

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں نے تو عرض کیا کہ یہ یقین دہانی اگر as a courtesy ہمارے وزیر اعظم اگر ارشاد فرما دیں تو ہمارے ایوان کی عزت افزائی ہوگی اور یقیناً اس کا باہر کے حالات پر بہت اچھا اثر پڑیگا۔ ان سے گذارش ہے۔

وزیر اعظم (جناب محمد خان جونیجو): جناب والا! جہاں تک اس ایڈجرنمنٹ موشن کا تعلق ہے یہ غالباً میرے آنے سے پہلے یہاں ہاؤس میں move ہوا تھا اور پھر میں مغرب کے بعد تک بیٹھا رہا ہوں اور جو ڈسکشنز ہوئے ہیں دراصل جو verbatim words ایڈجرنمنٹ موشن کے ہیں وہ میں نے نہیں سنے تھے اور اب یہاں جو موضوع زیر بحث رہا ہے وہ یہ رہا کہ ریزولیوشن، موشن اور سبجیکٹ میٹر جو ہے یہ ڈاکٹروں کا سبجیکٹ میٹر ہے جو اخبارات کے ذریعے اطلاعات ملی ہیں اور یہاں ہاؤس میں آنے سے پہلے میں نے جو صوبائی حکومت سے رابطہ قائم کیا، کیونکہ یہ مسئلہ ایسا ہے پاکستان میں اگر کہیں کسی بھی صوبے میں کوئی بھی واقعہ ہو، تو وزیر اعظم کے اوپر بھی فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس مسئلے کے متعلق واقف رکھے تو آج صبح کو اس مسئلے پر میری کچھ بات پنجاب گورنمنٹ سے ہوئی تھی کیونکہ ظاہری طور پر اگر دیکھا جائے تو ان چیزوں کو سوچ اور سمجھ کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کی جانی چاہئے جہاں پر سٹوڈنٹس کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ سٹوڈنٹس ایک

[Muhammad Khan Junejo]

اپنی نوعیت کا طبقہ ہے اور سٹوڈنٹس کے ساتھ جب بھی کوئی اقدام حکومت کو اٹھانے پڑتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں والدین کا فرض ہوتا ہے اور حکومت بھی والدین کی طرح سٹوڈنٹس کے معاملات میں سوچتی ہے ابھی ٹیکنیکلی باتیں یہاں لاء منسٹر صاحب نے بھی کی ہیں اور وزیر تعلیم نے بھی اس موشن پر ٹیکنیکلی باتیں کی ہیں ۔ تو میں اتنا عرض کرونگا کہ جن سنیٹر صاحبان نے یہ موشن ہاؤس میں move کیا ہے میں ان کو تسلی دلاتا ہوں کہ جب بھی ایسے معاملات پیدا ہوتے ہیں تو میں بذات خود معلوم کرتا ہوں یا مجھے یہ اطلاع پہنچائی جاتی ہے اور اس میں صحیح اقدامات اٹھائے جاتے ہیں ۔ میں آپ کو یہ تسلی دیتا ہوں ۔ آپ کی جو نیت ہے آپ کی جو intention ہے اس موشن کو یہاں move کرکے discussion کی ایسی intention پر میں نے پہلے ہی نوٹس لیا ہے اور میں نے اپنا رابطہ صوبائی حکومت کے ساتھ کیا ہوا ہے وہ اس پوری چیز کو ایگزامن کر رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ کچھ دنوں میں کوئی صحیح صورتحال حکومت کی طرف سے آگے آجائیگی اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس چیز کو پریس نہیں کرینگے اور انشاءاللہ میں اس مسئلے میں خود توجہ دے رہا ہوں۔

Thank you.

مولانا کوثر نیازی : جناب عزت مآب وزیر اعظم صاحب کی اس یقین دہانی کے بعد ہم انکے شکریے کے ساتھ اپنی تحریک التوا کو پریس نہیں کرتے۔

قاضی حسین احمد : میں بھی وزیر اعظم کی اس یقین دہانی کے بعد اپنی تحریک التوا کو پریس نہیں کرتا۔

پروفیسر خورشید احمد : میں بھی اس تحریک کو پریس نہیں کرتا۔

ڈپٹی چیئرمین : حضرات ! یہ نیشنل اسمبلی سے Messages آئے ہیں۔

MESSAGES FROM THE NATIONAL ASSEMBLY SECRETARIAT

"In persuance of Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973. I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Constitution (Eighth Amendment) Bill,

1985, on the 16th October 1985. Copy of the Bill is transmitted herewith."

"In persuance of the Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973. I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Central Law Officers (Amendment) Bill, 1985 on 17th October 1985. Copy of the Bill is transmitted herewith."

"In persuance of the Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973. I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Bill for Agricultural Purposes (Amendment) Bill, 1985, on 17th October 1985. A copy of the Bill is transmitted herewith."

"In persuance of the Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973. I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Establishment of the Federal Banks for Cooperatives and Regulation of Cooperative Banking (Amendment) Bill, 1985 on 17th October, 1985. A copy of the Bill is transmitted herewith."

"In persuance of the Rule 109 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1973. I have the honour to inform the Senate Secretariat that the National Assembly passed the Agricultural Development Bank (Amendment) Bill, 1985 on 17th October 1985. A copy of the Bill is transmitted herewith."

Mr. Javed Jabar : Sorry, if the Chairman is to read this correspondence to the Senate. I would imagine, Sir, that the Minister should make a Motion to introduce the said Bill. I do not see any rule of procedure which shall require the Chairman to read the correspondence to the Senate.

Mr. Deputy Chairman: He has always read. It was the convention with the previous Assembly.

POINT OF ORDER *RE*: CONSIDERATION OF A BILL.

مولانا کوثر نیازی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ قبل اس کے کہ آنریبل وزیر عدل یہ بل introduce فرمائیں، میں اُن سے گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ رول نمبر ۱۰۲، نمبر ۱۰۳ اور نمبر ۱۰۴ کے مطابق وہ آج یہ بل یہاں introduce نہیں کر سکتے۔ اس میں جناب والا یہ لکھا ہے۔

102. When a Bill originating in the Assembly has been passed by it and is transmitted to the Senate, the Secretary shall, as soon as may be, cause it to be circulated among the Members.

پہلی شرط یہ ہے کہ جب اسمبلی کوئی بل پاس کر دے تو اسے سیکریٹری کی طرف سے سرکولیٹ کیا جاتا ہے۔ جہاں تک سرکولیشن کا تعلق ہے میں عرض کرونگا کہ جناب والا یہ شرط پوری نہیں ہوئی کیونکہ بہت سے ممبر اس ایوان میں ایسے ہیں جن کو یہ بل سرکولیٹ نہیں ہوا یا انکو تھوڑی دیر پہلے ملا ہے یا آج ملا ہے یا کل ملا ہے۔ تو اُردو میں بہت سے اراکین ایسے ہیں جو اسے سمجھ سکتے ہیں لیکن انگریزی زبان میں اسے نہیں سمجھ سکتے۔ یا میز پر ہی رکھ دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے اراکین میں اس لئے سرکولیشن لازمی قرار دی گئی ہے وہ پوری نہیں ہوئی۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ رول نمبر ۱۰۳ میں یہ ہے کہ

103. At any time after the Bill has been so circulated, any Minister, in the case of a Government Bill and, in any other case, any member, may give notice of his intention to move that the Bill be taken into consideration.

سرکولیشن کے بعد نوٹس منسٹر دیتا ہے۔ یہاں سرکولیشن ہوئی نہیں ہے۔ اور جو نوٹس آج ہمیں سرکولیٹ ہوا ہے وہ ۲۲ تاریخ کا ہے۔ گویا سرکولیشن سے پہلے آنریبل منسٹر نے نوٹس دے دیا یہ بالکل الٹ بات ہو گئی اس میں قاعدے کی خلاف ورزی ہے سرکولیشن سے پہلے نوٹس نہیں دیا جا سکتا۔ سرکولیشن کے بعد نوٹس دیا جا سکتا ہے۔ رول نمبر ۱۰۴ میں یہ ہے کہ

104. On the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days from the receipt of the notice, the Minister or, as the case be, the member giving notice may move that the Bill be taken into consideration.

نوٹس کے بعد جناب والا! دو دن جو ہوں وہ گزر جانے چاہییں۔ اور جو نوٹس ہمیں ملا ہے وہ ۲۲ تاریخ کا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نوٹس کو دو دن نہیں ہوئے۔ اور چیئرمین کی جو اس میں discretion ہے اس کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا آج کل آپ چیئرمین ہیں یہ Red letter جو اس ایوان کی ہسٹری ہے۔ آپ ملتان سے آج ساڑھے بارہ ایک بجے تشریف لائے ہیں۔ آپ کو اس نوٹس کے put کرنے اور اس پر اپنا فیصلہ دینے کا ظاہر ہے کوئی وقت نہیں ملا۔ اس لئے جناب والا! رولز کے تحت آج آنریبل منسٹر یہ بل ایوان میں introduce نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! میں یہ بل آج ایوان میں Introduce نہیں کر رہا یہ اسمبلی کی طرف سے transmit ہوا ہے۔ اسمبلی سے سینیٹ سیکرٹریٹ کے پاس، اور سینیٹ سیکرٹریٹ نے اسکو سرکولیٹ کروایا۔ جیسے ابھی آپ نے پڑھ کر سنایا، یہ اسمبلی کی طرف transmit ہوا ہے اور اسکی اطلاع آپ نے معزز ایوان کو دے دی۔ جہاں تک سرکولیشن کا تعلق ہے وہ میری اس موشن سے پہلے ممبران کو سرکولیٹ ہو چکا ہے۔ اور سرکولیشن جب میز پر رکھ دی گئی ہے تو اسے بھی سرکولیشن ہی کہتے ہیں اب میں عرض کرونگا کہ نمبر ۱۰۳ کی پرمشن کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ

At any time after the Bill has been so circulated.

اس میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ دو دن کے بعد چھ دن کے بعد یا دو منٹ کے بعد یا آدھے گھنٹے کے بعد کرنا ہے۔ اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ

At any time after the Bill has been so circulated, any Minister, in the case of a Government Bill and, in any other case, any member, may give notice of his intention to move that the Bill be taken into consideration.

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

یہ جو میری موشن ہے جناب والا! اب اس میں صورتحال یہ ہے کہ بل پر فائنل consideration نہیں ہو سکتی جب تک سرکولیشن اور discussion کے درمیان میں دو دن کا وقفہ نہ ہو۔ اور جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا جو میری موشن ہے اس میں میں نے تاریخ دی ہوئی ہے، دو دن کی نہیں، دو دن کے بعد کی تاریخ دی ہوئی ہے کہ اس بل کو فلاں تاریخ سے consider کیا جائے۔ تو اس لئے معزز رکن کا اعتراض درست نہیں ہے۔

I can move at any time after the circulation.

سرکولیشن ہو چکی ہے اور اب میں یہ move کرونگا اور اس موشن میں، میں نے تاریخ دی ہوئی ہے کہ اس بل کو فلاں تاریخ سے consider کیا جائے اور اس میں یہ احتیاط ہے کہ اس میں دو دن کا وقفہ بہرحال ہونا چاہیے اور میری موشن میں تین یا چار دن کا وقفہ دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں میں نے اراکین کی قیمتی رائے پہلے سے لی ہے۔ اس لئے فاضل رکن کا اعتراض درست نہیں ہے۔ اور مجھے اس بات کی اجازت دی جائے کہ میں اپنی موشن پیش کروں۔

جناب ظہور الحق: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب چیئرمین! ۲۷ تاریخ کو یہ بل consider بل ہو ہی نہیں سکتا۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں۔ پارٹ ۳ Constitution amendment رول نمبر ۱۱۲۔

I quote, Sir,

(1) In respect of a Bill seeking to amend the Constitution, the provisions of this rule shall apply in addition to the rules contained in Part III of this Chapter in so far as they are not inconsistent with any provision of this rule.

(2) Each clause or schedule, or clause or schedule as amended, as the case may be, shall be put to the vote of the Senate separately and shall form part of the Bill if it is passed by a majority of the total membership of the Senate. This Rule (2) of 112 is in direct conflict with Article 239 of the Constitution.

Article 239 of the Constitution demands that when a Bill is transmitted from the National Assembly to the Senate seeking the amendment of the Constitution, it must be passed by two-third majority. Therefore, unless Rule 112 sub-Rule (2) is amended as the amendment procedure is laid down in Rule 235 which I read, Sir:

"Unless the Chairman otherwise directs, not less than fifteen clear days' notice for leave to amend these rules shall be given and the notice shall be accompanied by the amendment proposed".

So, unless Rule 112 appearing in Part IV of the rules is amended, the desired amendment in the Constitution Amendment Bill cannot be inserted. So, I think first the honourable Minister for Justice should seek leave of the House to amend the Rule 112 according to Rule 235 and having secured the amendment of the rules in conformity with Article 239 of the Constitution only then this Bill can be taken for the proper consideration and passing.

Mr. Hasan A. Shaikh: I feel that Rule 235, clearly gives that power to the Chairman. Unless the Chairman, otherwise, directs, therefore, the power is vested in you and you can allow less than 15 days notice to be given that is your prerogative and I don't think that anybody can question the prerogative of the Chair. As far as Rule 112 is concerned in respect of a Bill seeking to amend the Constitution the provisions of this rule shall apply in addition to rule as contained in Part III of this Chapter. I don't think there is any bar if you allow this and condone the seventeen days' notice or allow shorter notice which can be done.

Maulana Sami-ul-Haq: Point of Order, Sir. The honour Member has skipped over the provisions of the Rule 235 which gives the exact and similar provisions with regard to the amendment of the rules as we are amending a law, that is to go through the procedure of introduction, consideration, and passing of the Bill. So, it is not a question of just 15 days which is the authority of the Chairman I do not doubt, but even if the 15 days is condoned but there should be proper mention of it and the motion should be introduced and the motion should be put for proper consideration. I mean, the motion should be discussed and passed and after that the amendment will take place in the rules and it is only then that the Constitution Amendment can be moved.

An honourable Member: May I draw your attention to Rule 229 which says that in case of any inconsistency or difficulty arising in the application of these rules, any member may, with the consent

of the Chairman, move, that any rule may be suspended in its application to a particular motion before the Senate, and if the motion is carried, the rule in question shall stand so suspended. May I submit to you, Sir, that with the consent of the House, you may like to move now but all the rules which are connected with the taking up of this law will be suspended for the time being, we should carry on this basis.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, as far as Rule 235, which may learned brother Hasan A. Sheikh has mentioned, is not applicable here because no motion is before you for exercising your special powers. Hence that does not arise, Sir. As far as the Rule 104 is concerned as quoted by my learned brother, it clearly says on the day on which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall, unless the Chairman otherwise directs, be not less than two days from the receipt of the notice, the Minister or, as the case may be, the member giving notice may move that the Bill be taken into consideration, that is obviously not there, two days have not lapsed. So let us not violate the rules, Sir. We should observe the sanctity of the rules. This is the Senate which is the Upper House. We are expected to examine mistakes of the National Assembly. Let us please not commit mistakes ourselves, Sir.

Mr. Deputy Chairman: Mr. Sartaj Aziz.

Mr. Sartaj Aziz : Mr. Chairman, we have two questions before us for consideration : one is that whether at this stage a motion can be moved by the Justice Minister of his intention to move that the Bill be taken into consideration; and the second question is whether there is any inconsistency between Clause 112 (2) in Rule 239 of the Constitution?

On the first question regarding Article 239 of the Constitution, I think, there is a distinction between Rule 103 and Rule 104. Rule 103 requires that at any time after the Bill has been so circulated, any Minister, may give notice of his intention to move that the Bill be taken into consideration. So at this time, the Justice Minister can give a notice of his intention to move that Bill be taken

into consideration. But according to Rule 104, he cannot move that the Bill be taken into consideration. He can move giving notice of his intention to move. So the wording of the Notice before us has to be amended slightly to be able to qualify under Rule 103 and then it can be moved and then he will have to move another motion on 27th that the Bill be taken into consideration when the two days' requirement is being fulfilled.

On the second question whether because of the inconsistency between Rule 112(2) and the Article concerned in the Constitution, one talking of the simple majority and the other requiring two-third majority can be perceived with this consideration or until Rule 112 has been amended. In one sense there is an inconsistency and that I think in our Rules of Procedures an amendment to this effect will be coming to the Senate before long. At this stage, we are not considering clause by clause, therefore this question does not arise but I will submit with due respect to my colleagues that in one sense the two rules are not inconsistent; in other sense, supposing the Senate does adopt a particular clause by two-third majority then the provisions of Rule 112(2) are also fulfilled because the majority is also accepting that amendment of that clause and two-third is also being fulfilled. So from that point of view, unless the voting is between the full majority and the two-third being inconsistent becomes apparent but to the extent that the Senate adopts a particular motion of more than two-third then it also fulfils the requirement of Rules 112(2) because it is a majority and it also fulfils the requirements of two-third majority. So in my opinion, Mr. Chairman, the Senate can take up this particular Bill despite the apparent inconsistency between the rule 112(2) and the Article 239 of the Constitution.

Dr. Mahbubul Haq : Mr. Chairman, before I beg to say a few words on legal points, may I draw the attention of the honourable Senators to the spirit in which we are bringing this constitutional amendment which has been passed by the National Assembly for discussion on the floor of this House. Sir, it is necessary that the Senate should exercise its right for a full discussion on this constitutinal amendment and spend as much time as necessary to go into each and every clause of this Bill. The whole nation is watching us,

[Dr. Mahbubul Haq]

Sir. This is the upper House, a House which has acted with tremendous vision and maturity. The nation expects that we will take the Bill into consideration at once and not try to delay it because ultimately this is linked with the lifting of Martial Law and all the other actions that we have to take in this House and in the National Assembly to facilitate it. I would, therefore, plead, Sir, and expect from my learned Senators that they will provide us with a way-out of any dilemma. I will agree, Sir, with the Senators that the Chair might take the umbrella of Rule 229 by suspending the Rule 235 and also Rule 112 so that the discussion is facilitated immediately and so that the Bill can be introduced and that the members can take some time to digest it and then can discuss it subsequently. That will be, Sir, in the best spirit and traditions of this House and in accordance with the expectations of this nation. Sir, by delaying it unnecessarily, we can neither support our own cause nor we can enhance the prestige of this House, and nor uphold the cause of the nation. Thank you, Sir.

مولانا کوثر نیازی: ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کے پورے احترام کے ساتھ میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس سے پہلے یہ کہا جاتا رہا کہ مارشل لاء کا اٹھنا سیاسی جماعتوں کے قانون کی منظوری سے متعلق ہے جونہی سیاسی جماعتوں کا قانون منظور ہو گیا مارشل لاء اٹھ جائے گا۔ اب وہ یہ فرما رہے ہیں کہ مارشل لاء کا اٹھنا اس آٹھویں ترمیمی بل کے پاس ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ میں ان کی یاددہانی کے لئے جناب صدر کا ایک فرمان واجب الاذعان انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ آٹھواں ترمیمی بل پاس ہو یا نہ ہو مارشل لاء ہر صورت میں ۳۱ دسمبر تک اٹھ جائے گا۔ اگر صدر صاحب یہ اعلان فرما چکے ہیں تو اس کے بعد ڈاکٹر صاحب کیوں قوم کی تقدیر کو اس آٹھویں ترمیمی بل کے ساتھ وابستہ کر رہے ہیں۔ ہم جناب والا یہ نہیں چاہتے کہ وہ خواہ مخواہ کے روڑے اٹکائیں اور ہم اس بل کی جو پروسیڈنگز ہیں اس میں آڑے آئیں ہم تو صرف یہ گذارش کر رہے ہیں کہ آپ جو کریں قواعد کے مطابق کریں اسی میں اس ہاؤس کا ڈیکورم ہے اسی میں سارا پارلیمانی حسن ہے۔ جناب جنرل سعید قادر صاحب نے سب قواعد معطل کرنے کا جو ایمرجنسی حکم نافذ فرمایا ہے وہ تو ایسی ہی بات ہے وہی صورت پیدا ہو جائے گی۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: پوائنٹ آف آرڈر میں نے کسی جگہ بھی کوئی حکم صادر نہیں فرمایا اور میں اس ایوان کی بڑی عزت کرتا ہوں میں اس ایوان کا خود ممبر ہوں یہ کیسے ہو سکتا ہوں کہ میں ایسی گستاخی کروں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں نے تو صرف آرمی جرنیل کی نسبت سے حکم کا لفظ استعمال کیا کہ جرنیل حکم ہی ارشاد فرماتے ہیں۔ بہر حال ان کا مشورہ بھی ہمارے سر آنکھوں پر۔ وہ بھی حکم کا درجہ رکھتا ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ایسی صورت ہو جائے گی کہ تمام قواعد ختم کر دیئے جائیں معطل کر دیئے جائیں اور وہی ہوگا کہ "گلیاں سنجیاں ہوئیاں وچ رانجھا یار پھرے گا" سب کچھ ختم کر دو اور اس کے بعد آٹھواں ترمیمی بل جو ہے اس کی سواری باد بہاری تشریف لے آئے۔ ہم کہتے ہیں جناب جو کچھ کرنا ہے شوق سے کیجئے۔ لیکن پارلیمانی آداب اور قواعد کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! یہ رولز جن کے تحت ہم سینٹ کے اس کاروبار کا کام کر رہے ہیں وہ جناب والا بنائے گئے ہیں۔ under Article 67 of the Constitution. تو جناب کی توجہ میں آرٹیکل ۶۷ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

Sir, Article 67 reads to this effect that subject to the Constitution; the House may make rules for regulating its procedure and the conduct of its business etc. etc. Now, Sir, what does the Constitution say? Clause 2 is also subject to Clause 1. So, Sir, subject to the Constitution, the House may make rules for regulating its procedure and the conduct of its business and shall have powers to act notwithstanding any vacancy in the membership thereof and any proceedings in the House shall not be invalid on the ground that some persons who were not entitled to do so, sat, voted or otherwise took part in the proceedings. Until these are made under Clause 1, the procedure and conduct of business in a House shall be regulated by the Rules of Procedure made by the President. As, Sir, it is clear, Clause 2 is also subject to Clause 1 that till that is done by the House itself, it will be done by the President. And any power which the House does enjoy, shall be enjoyed by the President. And then, Sir, under this ordinary principle of interpretation, the Constitution is the basis of law. Any amendment made in the Constitution, or any

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

law passed by the Parliament, or any law passed by the Pakistan National Assembly, if it is inconsistent with the Constitution, it is the Constitution which shall have the upper hand and the law consistent with the Constitution, will be considered to be law.

Now, Sir, under Rule 112, even a Bill to amend the Constitution can be passed by a majority of the House. Sub-rule (2) reads like this "Each clause or schedule, or clause or schedule as amended, as the case may be, shall be put to the vote of the Senate separately and shall form part of the Bill if it is passed by a majority of the total membership of the Senate. But, Sir, this is in violation of the said article. Sir, now according to the Article 239 this Bill can be amended only by 2/3 majority of the House. Now, nothing can stand in the way of the consideration of the Bill. Sir, so far as Sub-rule (2) of Rule 112 is concerned, it has no legal sanctity, and this House is competent to have voting on all clause and everything. Then, Sir, the provisions of Article 239 will apply and only all those clause and all the schedules will become part of the Bill which are passed by the 2/3 majority. And simply because an inconsistent provisions of law exists that cannot stop the application of will have supremacy and Sub-rule (2) of Rule 112, cannot stop the consideration of the Bill, that is inconsistent with the Constitution, and so will not have effect. And that would not be a bar on the consideration of the House or that would in any way would not put any restriction or give any concession for voting. The voting will be by 2/3 majority as required under Article 239.

Mr. M. Zahoor-ul-Haq : We are unnecessarily indulging in this. My friend Lt. Gen. Qadir has made a suggestion that you suspend the operation of the rules. You have got the powers. My other friend has got the suggestion that you give him 15 days and ask the Minister concerned to expedite the amendment of the rules. You can do that. All that we want is that even if you want to delete 112 Sub-rule (2) there should be a formal order by the Chairman that Rule 112 Sub-rule (2) being in consistent with the Constitution is hereby deleted. We are legislatures. We are making

the law, we are amending the Constitution, we should not take liberty with these things. That is why I submit that let us do it. It is a permanent document. It should be incorporated in the Constitution in a honourable manner in which it could be done according to the Rules and the law.

قاضی حسین احمد: جناب والا! وزیر تعلیم صاحب نے یہ بات تو تسلیم کر لی ہے قاعدہ ۱۱۳ کا ذیلی قاعدہ (۲) جو ہے یہ آئین کی دفعہ سے متصادم ہے اس وجہ سے وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن جناب والا! اگر اس قانون کی کوئی حیثیت نہیں ہے تو اس کے لئے ایک پروسیجر مقرر ہے اس کو سسپنڈ کرنے کے لئے، اس کو ڈیلیٹ کرنے کے لئے ایک پروسیجر اڈاپٹ کیا جائے جو کہ ان قواعد کے مطابق مقرر ہے کیونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ چونکہ آئین کے خلاف ہے اس لئے خود بخود ہی ختم ہو گیا ہے اس کے لئے ایک پروسیجر اڈاپٹ کرنے کی ضرورت ہے۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir what I have submitted is that there is need of some part of this sub-rule, but the remaining sub-rule is inconsistent with Article 239. We need it to be sustained that each clause or schedule, or clause or schedule as amended, as the case may be, shall be put to the vote of Senate separately. To this extent, we need this. But beyond that when it says it is passed by the whole majority it will become part of the Bill. To that extend it is inconsistent with Article 239. If we suspend part of it, I think, it will be then faced with no difficulty.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I would like to make a submission that the honourable Education Minister, I think, had repeated the speech of Barrister Mr. Zahoor ul Haq. The argument that in view of Article 239 of the Constitution, Rule 112 as far as inconsistent with that Article, is certainly worth to that extent, but here I do not think that it is allowed in the case of voting on the clauses. That is not the issue. Now, the issue is whether the provisions of Rule 104 comply with it or not, whether it could be taken up for consideration at this stage in view of Rule 104. As far as the long argument of my learned brother is concerned there is certainly no dispute, it is absolutely a basic principle of Islam, but anything inconsistent with the Constitution is worth to that extend. Therefore, at

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

this stage it cannot be taken up unless as I said to you to exercise your discretion. Let us not have that practice in this honourably House. It does not make any difference. I hope we will make up for that later on. We are all anxious to pass this Bill, as the Government cooperate with us and as far as our conscience permits us and as far as the province, to which we represent, permit us.

Mr. Wasim Sajjad: Mr. Chairman I would like to make a submission on this point. The speech made by the honourable Education Minister may be very valid in a Court of Law. He is quite correct in submitting that a Constitutional provision prevails over the rules or law but this argument would be valid only in a Court of Law. I have just taken oath of office. I will abide by the Constitution and the rules of this House and, therefore, if the rules are in violation of the Constitution they should be indemnified. So that we should not choose violating our own procedure. That would be correct procedure to follow.

<u>جناب اقبال احمد خان</u> : جناب چیئرمین! اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز اراکین نے اپنے اپنے نقطہ نظر سے آئین اور قانون کے رولز کی صورت اس ایوان میں پیش کی ہے۔ سینیٹر جناب احمد میاں سومرو صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے مجھے اس سے اس حد تک اتفاق ہے کہ جو inconsistency کا ذکر کیا گیا کہ رول ۱۱۲ inconsistent ہے اس لئے جب تک ترمیم نہ کی جائے یہ بل پیش نہیں ہو سکتا۔ میں اس سلسلے میں یہ گذارش کروں گا کہ آرٹیکل ۲۳۹ جو ہے یہ بالکل واضح ہے۔

A Bill to amend the Constitution may originate in either House and, when the Bill has been passed by the votes of not less than two-third of the total membership of the House, it shall be transmitted to other House.

یہاں یہ لکھا ہے "passed" اب اس کی تین سٹیجز ہیں۔ مجھ سے پرانے یہاں پارلیمنٹیرین موجود ہیں وہ یہ جانتے ہیں کہ اس کی تین سٹیجز ہوتی ہیں، فرسٹ ریڈنگ، سیکنڈ ریڈنگ اور تھرڈ ریڈنگ، سیکنڈ ریڈنگ سے ووٹنگ کا پراسس شروع ہوتا ہے۔ فرسٹ ریڈنگ میں ووٹنگ کا پراسس نہیں ہوتا۔ جب سیکنڈ

ریڈنگ شروع ہوگی کلاز بائی کلاز، جسمیں رول ۱۱۲ applicable ہے جسمیں inconsistency
قائم کی گئی ہے، وہ سٹیج ابھی نہیں آئی ہے جب کلاز بائی کلاز ڈسکشن شروع ہو گی،
کنسڈریشن شروع ہوگی یا یہ کہ جسے سیکنڈ ریڈنگ کہتے ہیں، شروع ہوگی، اگر اسوقت
کسی سٹیج پر رولز کی وائیلیشن ہوتی ہو یا اس کا مناسب سدباب نہ کیا گیا ہو تو پھر یہ اعتراض
کیا جا سکتا ہے کہ جناب یہ رولز کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور اس طرح سے یہ بل
کلاز بائی کلاز ٹیک اپ نہیں کیا جا سکتا اور یہ سٹیج ابھی جناب والا نہیں آئی، آج صرف
رولز ۱۰۳ اور ۱۰۴ کی سٹیج ہے، اب رول ۱۰۳ میں ہے کہ جب یہ سرکولیٹ ہو جائے تو
اس سلسلے میں، مجھے آپ کی خدمت میں گذارش کرنا ہے کہ اس کو کنسڈر کیا جائے اور
رول ۱۰۴ میں یہ ہے کہ کنسڈریشن کی تاریخ اور اس نوٹس کے مابین دو تین دن کا وقفہ
کم از کم ہونا چاہیے، یہی ان دونوں رولز کا منشا ہے۔

میں آپ کی خدمت میں، جو موشن پیش کر رہا ہوں اس میں اس چیز کو ذہن میں
رکھ کر کہ دو دن کا وقفہ ہونا ضروری ہے اور اس کی یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ میں
آج آپ کی خدمت میں گذارش کر دوں اور پھر دو دن کے بعد اس پر کنسڈریشن شروع
ہو جائے، یا یہ کہ ماضی کے پریسیڈنٹس جو کہ بہت بڑی تعداد میں اس ہاؤس کے اور
نیشنل اسمبلی کے موجود ہیں کہ جب ہم اس کی تاریخ مقرر کرتے ہیں تو اس کے لئے دو
دن کا وقفہ اگر نہ دیا جائے تو اس صورت میں سسپنشن آف رولز کی گذارش کرنا ہوتی
ہے کہ جناب ہم چونکہ دو دن کا وقفہ دینا نہیں چاہتے اس لئے relevant پروسیجر کو
سسپنڈ کیا جائے۔ آج جناب والا جو میں موشن پیش کر رہا ہوں، اس میں میں یہ گذارش
کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اس بل پر کنسڈریشن ۲۸ تاریخ سے شروع کی جائے جو
یقیناً دو دن کے بعد ہے۔ اس لئے آج اس پر کنسڈریشن نہیں ہو رہی اور اگر آج میں
یہ کہتا ہوں کہ to be taken into consideration at once
تو یہ عذر کیا جا سکتا تھا کہ جناب چونکہ دو دن کا وقفہ ہونا ضروری تھا اس لئے relevant
رولز کی سسپنشن ضروری تھی۔ میں چونکہ دو دن کا وقفہ دے رہا ہوں اس لئے ہمیں کسی
رول کی suspension کی ضرورت نہیں ہے۔ جب فرسٹ ریڈنگ مکمل ہو گئی، جب
اس پر کلاز بائی کلاز ڈسکشن شروع ہو گی تب رول ۱۱۲ کی applicability اصل

[Mr. Iqbal Ahmad Khan] وقت پر آئے گی کیونکہ وہ ہوگی۔

in addition to other provisions of the rules
چونکہ آئینی بل کے بعد کچھ مختلف طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس لئے نیشنل اسمبلی کے رولز میں بھی اور سینیٹ کے رولز میں بھی یہ تخصیص کی گئی تھی۔ اب جب ہم وہاں پہنچیں گے تو جیسے بہت سارے معزز اراکین نے درست طور پر فرمایا کہ وہ inconsistent ہے with the provisions of the Constitution. جو آج آئین کی پوزیشن ہے۔ اب جناب والا! آپ کو علم ہے کہ ہمارے ہاؤس کی ایک کمیٹی ان رولز کو revise کرنے اور ان کا ڈرافٹ تیار کرنے میں مصروف ہے۔ اس کا مقصد بھی یہی تھا کیونکہ آئین کی بعض ترامیم کے مطابق یہ رولز مطابقت نہیں رکھتے ہیں لہٰذا ان کو نئے سرے سے مدون کیا جائے اور ان کو اس ہاؤس کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے وہ کمیٹی اس پر پہلے سے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہ کوئی اتنا تھوڑا کام بھی نہیں ہے کہ جو کہ چند دنوں میں مکمل ہو جائے۔ اس پر کافی وقت چاہیے۔ اسلئے جب تک ان رولز کا ڈرافٹ تیار ہو کر یہاں منظور نہیں ہوتا جو کہ اس آئین کی پروویژنز کے مطابق ہوگا اسوقت تک ہمیں ان رولز پر As far as applicable عمل کرنا ہوگا۔

یہ بات ایک عام قانون کی ہے اس میں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ جہاں پر رول یا کوئی قانون آئین کی کسی شق سے متصادم ہو تو وہ رول invalid ہوتا ہے، void ہوتا ہے۔ اس لیے یہ رول ۱۱۲ جب کلاز بائی کلاز سٹیج آئے گی اس وقت یہ آئین سے متحارب ہوگا اس لئے اس پر عمل نہیں کیا جا سکے گا اور اس وقت یہ دیکھا جائےگا کہ اب اس رکاوٹ کو کس طرح دور کیا جائے آیا اس میں ترمیم پیش کی جائے یا رول کی معطلی کی صورت پیدا کی جائے۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ آج یہ اعتراضات valid نہیں ہیں۔ آج تو صرف مجھے موشن دینی ہے کہ جناب ۱۸ تاریخ سے اس بل پر غور شروع کیا جائے اس میں دو دن کا وقفہ بھی پورا ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اس رول کی ضرورت بھی نہیں رہے گی اور کنسیڈریشن کے بعد جب دوسری سٹیج آئے گی تو پھر یہ مسئلہ زیر بحث آئے گا اور اس وقت اگر اسکے

انتظامات نہ کئے جائیں تو معزز اراکین اس پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں آپ
سے استدعا کروں گا کہ مجھے اس بات کی اجازت دی جائے کہ میں اس کو پیش
کروں for consideration on 28th اور اس سے پہلے کے جو مراحل ہیں وہ
مکمل ہو چکے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Hasan A. Shaikh: So far as Rule 103 is concerned it permits a Minister at any time after the Bill has been circulated to give notice of his intention to move for consideration. It is an admitted position that the Secretary has circulated the Bill. Therefore, even one minute after the Bill has been circulated, Rule 103 will apply and the Minister can make a motion that of an intention to take the Bill into consideration.

Mr. Javed Jabbar: The Chairman, Sir, may I submit in response to my honourable friend Mr. Hasan A. Shaikh and the honourable Minister for Justice that what we are dealing with here is a Bill to amend the Constitution. This has been lumped together with the number of others Bills with subjects such as Loans for Agricultural Purposes and the miscellaneous sets of other subjects. I believe that the whole manner in which this Bill has been circulated to us and the manner in which they have lumped together with non-Constitutional subjects reflects the most unfortunately casual attitude towards what the Senate is expected to do with the Bill that has been passed by the National Assembly. May I submit, Sir, that it was incumbent upon the Government and the Secretariat and I realized the limitations in which the Secretariat is working that as soon as the Bill has been passed by the National Assembly special efforts should have been made using corier services which are used by the Private Sector in this Country everyday to circulate the text of the Bill. We have to arrive in Islamabad and then request for copies in this morning in a formal meeting with the Prime Minister. Therefore, we were given the privilege of looking at the Bill for the very first time. Therefore, Sir. I support and endorse what Senator, Soomro has said about the applicability of Rule 104 that this two days' notice period has not been observed and that due dignity and defference should be observed when we are dealing with the Constitution and that therefore, Sir, I request you to give ruling in this regard.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! آپ کی اجازت سے میں معزز وزرائے کرام نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس پر مختصر سا جواب عرض کروں گا۔ یہ کہا گیا ہے کہ رول ۱۰۳ کے تحت لاء منسٹر ہر طرح اس وقت موشن پیش کرنے کے اہل ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ رول ۱۰۳ کو آپ ملاحظہ فرمائیں اس میں یہ ہے کہ:

At any time after the Bill has been so circulated, any Minister, in the case of a Government Bill and, in any other case, any member, may give notice of his intention to move that the Bill be taken into consideration.

سرکولیشن کے بعد جناب والا! بل کا منسٹر صاحب صرف نوٹس دے سکتے ہیں وہ موشن جو ہے وہ پیش نہیں کر سکتے یہ نوٹس وہ دے سکتے ہیں کہ ان کا ارادہ ہے کہ وہ بل پیش کریں گے اور جب دو دن اس کو ہو جائیں گے اس کے بعد پھر وہ باقاعدہ موشن پیش کر سکیں گے جبکہ سرکولیشن جو ہے وہ آج ہوا ہے اور دوپہر کو ہوا ہے تو ۲۲ تاریخ کو جو ان کا نوٹس ہے وہ اس لئے بے معنی ہو جاتا ہے کہ انہوں نے قواعد کے مطابق وہ نوٹس نہیں دیا۔ سرکولیشن سے پہلے نوٹس کی کوئی حیثیت نہیں ہے سرکولیشن کے بعد نوٹس کی حیثیت ہے اور اس وقت وہ نوٹس دینے کی پوزیشن میں ہیں اس بات کا کہ وہ ارادہ رکھتے ہیں کہ موشن پیش کریں۔ جہاں تک انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ قواعد وضوابط پر نظر ثانی ہو رہی ہے اس لئے جہاں تک ممکن ہو ان کی پابندی کی جائے گی تو جناب والا! یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ شرعی قوانین مستقبل میں یہ حکومت زیر عمل لانے کا ارادہ رکھتی ہے جب تک وہ زیر عمل نہ آئیں تو جو موجودہ قوانین ہیں ان کی پوری طرح پابندی نہیں ہو سکے گی کہیں نہ کہیں کچھ جھول باقی رہ جائیں گے۔ یہ کیا بات ہوئی جناب والا! جب تک یہ قواعد منسوخ نہیں ہوتے، یہ اس سینیٹ کے محترم اور مقدس قوانین ہیں اور ان کی پابندی ہم پر پوری طرح لازم ہے۔ اس لئے میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ اس موقع پر ان قواعد کے مطابق صرف یہ ارادہ ظاہر کرنے کے لئے نوٹس دیں اور وہ بھی سینیٹ سیکریٹریٹ کو نوٹس دیا جا سکتا ہے کہ وہ اس طرح کا ارادہ رکھتے ہیں کہ وہ موشن پیش کریں گے اور جب دو دن ہو جائیں تو پھر شوق سے وہ موشن پیش کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : معزز وزیر عدل و پارلیمانی امور کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بل پیش کریں۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! کسی رول و ضابطے کا حوالہ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : قوائد و ضوابط پر تو بڑی سیر حاصل بحث ہوئی ہے۔

مولانا کوثر نیازی : اتنی بحث ہوئی ہے جناب والا! اتنے قواعد کا حوالہ دیا گیا ہے آپ نے سارا کچھ جو ہے اس ایک جملے میں ختم کر دیا کوئی قاعدہ بھی تو quote کرتے۔

جناب اقبال احمد خان : میں جناب معزز سینیٹر کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ مجھ سے کہیں زیادہ ان کا پارلیمانی تجربہ ہے اور کبھی "مسٹر چیئر" کی رولنگ کو کسی نے چیلنج نہیں کیا شاید ماضی میں ان کے سامنے ایسا کوئی مسئلہ نہیں آیا آج کے بعد ان کو علم ہو جائے گا "مسٹر چیئر" کی رولنگ کو کبھی چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

مولانا کوثر نیازی : ہم صرف یہ پوچھ رہے ہیں کہ کس قاعدہ کے تحت انہوں نے یہ حکم ارشاد فرمایا تاکہ ہم ایجوکیٹ ہو جائیں؟

جناب اقبال احمد خان : انشاءاللہ روز بروز یہاں ایجوکیشن ہوتی رہے گی۔ اچھا جناب مجھے اجازت ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : اجازت ہے۔

THE CONSTITUTION (EIGHTH AMENDMENT) BILL, 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Mr. Chairman, with your kind permission I beg to move that:

> "The Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 [The Constitution (Eighth Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be taken into consideration on 28-10-1985."

Mr. Deputy Chairman: The motion moved is:

> "The Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 [The Constitution

[Mr. Deputy Chairman]

(Eighth Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be taken into consideration on 28-10-1985."

(The motion was carried)

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! آج کے آرڈر آف دی ڈے میں اگلی آئیٹم۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! آپ کے پاس میرا ایک موشن پہنچا ہوا ہے اور میں آپ کے سیکریٹریٹ میں خود دیکر آیا تھا اور وہ اس وقت موو ہونا چاہیئے، میں رول ۱۰۶ کے تحت عرض کر سکتا ہوں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ ۲۸ تاریخ کو جب اس پر ڈسکشن ہوگی اس وقت لگے گا۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! وہ اس کے متعلق ہے وہ بل کیونکہ ابھی انہوں نے introduce کیا ہے تو ساتھ ہی اس پر گفتگو ہوگی۔ یہی اس کا مرحلہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ ۲۸ تاریخ کو آئے گا۔ آج نہیں آئے گا۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا آرڈر آف دی ڈے میں اگلی آئیٹم سنٹرل لاء آفیسرز امنڈمنٹ بل کے متعلق ہے مجھے اجازت ہو تو میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی اجازت ہے۔

THE CENTRAL LAW OFFICERS (AMENDMENT) BILL, 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, with your kind permission, I beg to move:

"That the Bill further to amend the Central Law Officers Ordinance, 1970 (VII of 1970) [The Central Law Officers (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly be taken into consideration."

Mr. Deputy Chairman: "That the Bill further to amend the Central Law Officers Ordinance, 1970 (VII of 1970) [The Central Law Officers (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly be taken into consideration."

(The motion was carried)

جناب اقبال احمد خان : اگر مجھے اجازت ہو تو اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : فرمائیے۔

جناب احمد میاں سومرو : ویسے ہی آپ کا بل پاس کر دینگے۔ عرض کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! معزز رکن نے ارشاد فرمایا ہے ہم اس کو adopt کرینگے اس میں زیادہ introduction کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا شکر گزار ہوں اس لئے میں زیادہ گذارش نہیں کرونگا۔

Mr. Deputy Chairman: That Clause (2) of the Bill: The question is:

That clause (2) of the Bill stands part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: It forms part of the Bill.

Now, short title, commencement and preamble and Clause I. The question before the House is:

"That the preamble; the short title, commencement and Clause I, stand part of the Bill."

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The Preamble, short title, commencement and Clause I form part of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: With your kind permission, Sir, I beg to move:

"That the Bill further to amend the Central Law Officers Ordinance, 1970 (VII of 1970) [The Central Law

Officers (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be passed."

Mr. Deputy Chairman: The motion moved is:

"That the Bill further to amend the Central Law Officers Ordinance, 1970 (VII of 1970) [The Central Law Officers (Amendment) Bill, 1985], as passed by the National Assembly, be passed."

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The Bill stands passed.

(The House adjourns for 26th October, at 5.00 P.M.)

[The House adjournment to meet again at 5.00 P.M. on Saturday, October 26, 1985.]

PCPPI–4753(86)/Senate–20-10-86–300.